

۳۰ پر تھیو۔ اور فریڈر لائز مصطفیٰ

ابنِ صفتی

کے مقابلہ عام تھے۔

وہ تحریر جو کبھی صرفہیں سنتے۔

ابنِ صفتی کے جاسوسی دنیا کا ایک ممتاز نظر



### ابنِ صفتی

بتا دیکھن پڑتے ہو پچھتے سے بازیں آتا تھا۔  
کار بیسے ہی پیشتم روڈ پر فرمی، اس نے کہا: "میرے ذہن میں  
ایک سکھ ہے۔"  
تیر کے پکڑ کاٹ رہی تھی، فرمی تیر کے پکڑ کاٹ رہی تھی۔  
یہیں اسکیم: فرمی نے پوچھا۔  
"آپ مجھے سہیں آنار دیجیے۔  
میں کیسی؟"  
"میں کا کسے ہمچھے دوڑوں گا۔"  
"بجومت؟"

"ادریسہ چینخا ٹاؤن دوڑوں گا، رکو مدد کو۔ میری عقل اگلی سیست  
پر رہ گئی ہے۔"  
فریڈی شکرا کر رہا گا۔ حیدر جنما تارا: خدا نے مجھے نا شُب

کیپٹن جیڈ نے پانچوں بار کچھ پوچھتے کی گواہش  
کی تکن فرمی کی تیر نظروں کی تاب نہ لگنا مش ہو۔  
گیارہات کے سارے ہے بارے پچھے تھے اور کرنل فرمی کی سیاہ آتش شہر  
کی سڑکوں کے پکڑ کاٹ رہی تھی، فرمی اور جیڈ دلوں سیاہ بس میں  
ٹھوٹے اور فرمی کے زاویوں پر چھپے کا ایک تھیلا رکا گواہتہ  
ہے میں تقبذنی اور غسل ٹھنکی کے کمالات کے علاوہ ایک بجیب وضع  
کی پھوٹی سی شینیں بھی تھیں۔

حیدر فرمی کے پرولگام سے قطعی نادافع بھاۓ اس ساتھ  
پڑھ کے یہیں آتا تھا۔ کوئی خوبی بات نہیں تھی، فرمی کسی جیسے اپنی  
اسکریپٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتا دیکھا۔ اتنا ادرا رحمیدہ لوگوں اس ساتھ  
میں کچھ منزکی ہو گئی تھی۔ وہ جانشناقا کا فرمیدی قلب از وقت کئی کچھ نہیں



دروازہ گھلاؤ کرنا تھا۔ جو شہی وہ دروازے کی طرف مڑا، گئی تھی نے اس کی کرپ لات رسید کر دی۔ وہ نہ کرے بل شراب خانے میں جا گئ۔ اس پار شراب خانے کی جھٹت تھیں کے شور سے جھینچناً تھی۔

” ان سے کہو، زیادہ شور نہ مچا میں گیری نے پہنچ دیں سے جھلاؤ جوئی آؤں ہے۔“ کافی سامان ربا ہو گا۔ ملکن ہے فرش پر قایں تھے میں فون کی جھٹت بنتے ہیں اور وہ چاروں کرے سے نکل گئے۔

” گیری نے رہی یو اٹھایا؟“ میلو“  
” گیری وہ سری طرف سے آدا آئی۔“

” ہاں میں گیری بول رہا ہوں۔“

” چیز تم رو والی کوئی میں دو دمی داخل ہوئے ہیں۔“  
” کون ہیں؟“

جاتی ہے بھیزوں کے گھے میں کوئی بھی پاٹھس آیا ہو۔ بے کے پوچھے شریوں کا شہر ہر ہو جاتا۔

آج بھی یہی ہو۔ دو ادمی کسی بات پر لے بیٹھ۔ پہلے پوتلیں پڑیں پھر بیزوں اور شریوں کی باری آئی۔ جبکہ گیری اپنے کرے سے نخلاء کی دیوبیوں کے شریزوں ہو گئے اور دو تین لڑکیاں روٹ گئیں۔

” ادھر دیکھو۔ مجھے کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔“  
” دیکھ دی جو۔“ دیکھ دی جو۔ فرش پر قایں

” اس کرے کی بات دیکھ دیتے ہو۔“  
” یہاں پہنچے۔ کافی سامان ربا ہو گا۔ ملکن ہے فرش پر قایں پادری بھی۔ سی چو۔“

” حمید تھا تو اندھیں فریڈی کو گھوٹنے لگا۔“

” شہر بتا جوں فریڈی باختہ شاکر بولا جائے۔“

” میں آتا جوں میں سببے کیا لالا“ حمید دیوار کے ہماسے اور نہ کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

” فریڈی نے کوئی تواب نہ دیا۔ اس کی مارچ کی راشنی تھیں میں یہ گئی تھی۔ سامنے ہی پہنچ گئی۔“

” اور اس کی شکل بکس نہیں بھاگتے سے شاپتھی۔ حمید تو ہی سماں کشہار شاپیدہ کریں تھے۔“

” کسی قسم کا نہیں ہے جس سے فریڈی کمرے کا فوٹونے کا رادہ ہے۔“

” میں دسرے تھیں میں وہ چھوٹی سی میں ایک میک سی آواز کے ساقہ پلپی اور اس میں سے مٹا لے دیا۔ کا گھر انبار نکل کر فرش پر نہیں ہے۔“

” فریڈی اپنے افسوس کو اڑتے ہیں جس نہیں ہے۔“

” شاید ایک یادو ہو منٹ میں بچت رہی۔“

” اسے بند کر دیا۔“

” اب دیکھو فریڈی نے فرش کی طرف اشارہ کیا۔“

” بفرش پر بے شمار تدوین کے نشانات نظر آئے۔“

” مگر شاید تم سمجھ رہے ہو کہ میں نے سب کچھ پر دس کے نشانات کے لئے کامیاب ہو۔“

” میں کچھ سی نہیں سمجھ رہا ہوں۔“

” تاہم کو سمجھ رہے ہو کہ نشانات میں عیانی ہے۔“

” گال ٹھوڑی سے لے کر کان کے پیچے چک دھوڑیں میں قیمت حدا۔“

” یہی کسی گہرے رخم ہی کا تیجہ تھا جبکے بھاری اور چھڑہ کانی۔“

” تھا گیری اس شراب خانے کا الکھا تھا اور اس شراب خانے میں نہ کوئی شہر ہے پھر ہوئے معاشر اس تھا ہمارے تھے۔“

” میں نہ کوئی شہر ہے پھر ہوئے معاشر اس تھا ہمارے تھے۔“

” پھر ہے،“ اسی تھیجہ تھی فریڈی نے کہا اور دیوار کی چیز کے ساتھ پڑھا۔

” چنانہ کوئی شہر نہیں تھا جس کے نشانات نہیں۔“

” اپنے کرے سے نکل کر مجھے بکب آتا چاہیک اس طرح خاموشی پھا۔“

” کہاں کوئی شہر نہیں تھا جس کے نشانات نہیں۔“

لگوں نے اسکے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ یہ بھی ایک کافی

تندست خوش پوش آدمی تھا میں، اس کی تھوڑوں سے پہنچتا تھا کہ اہمیت کی ترتیب دو خوفی تقریباً کوئی تھی۔

” ادھر وہ“ گیری نے اس سے تکملاً ہیچ میں کہا۔

” میں تھا اس پاپ کا کوئی نہیں ہوں۔“ دوسرا اونچ کر بولا۔

گیری ایک دوسری ہنری طرف دیکھنے والے جوں کے گرد جا رہی تھی۔

” ادمی میتھے کچھ دیر قبیل تاں کیلیں رہے تھے میں، اب انھوں نے تاں شوں کی لگائی ایک طرف رکھ دی تھی، اور گیری کے ناف کو بھوکی لکھوں سے دکھ رہے تھے۔ گیری نے اخیں کچھ کھا اشارہ کیا اور اپنے کرے کی طرف ولپس چلا گیا۔

” دوسرا آدمی روہشیار پرچکا تھا مگر اسے ماغت کا موقع نہیں کیا۔ اس پر پوٹ پڑے تھے۔“

” دوسرا ہی لمحے دہ اسے کھینچتے ہوئے گیری کے کمرے کی طرف لے جا رہے تھے۔“

” گیری نے اسے پڑی مختارت سے دیکھ کر اپنے آدمیوں کے لئے اس کے کپڑے آتار دی۔“

” دوسرا سے آدمی نے پھر تھوڑے کرفی چاہی میں بکن بس نہ چلا۔“

” انہوں نے اسے قابویں کر کے اس کے کپڑے آتار دی۔ جسم پر دھنیکا۔“

” اب دروازے کی طرف نہ کر کے کھرے جو جاڑی بھوجی، دلیا۔“

” کتاب والا“ ۲۹۷۸ء، پہاڑی بھوجی، دلیا۔

” ۱۵۱۔“

عصر حاضر کی آفیلی  
اردو بانی طبیعتی  
لیکن ایسا کہ داستان ہو جو کوئی سوچ کے انکیوں سے  
دوسروں کے دماغ کو موٹا سا اور لوگوں کو اپنے سوچ  
کے اشاروں پر چلاتا ہے  
یہی میتھی کے ہار فہاد عالمی قیمتوں کی راستاں ہیں۔  
جو کچھ فریڈی سے پاس کیا تھا اسے اپنے شاہزادیوں پر  
لے لے دیا۔



جس کہ لچیپیان سطر سطہ جو ہو ہیں  
• رادیو فرہاد عالمی قیمتوں نے رقمی الدین فواب  
و دنیا پری طالع کی میان پری ٹولیں کہانیوں کی رکاوتوں پر دیا ہے۔  
ٹاچیٹ سارے ایک 8000 صفحات نہیں ہوں گے جو ہر سارے میں  
سازنے کے 32000 صفحات کے ہوں گے۔  
ہم اپنے دیوار کے ۲۹ صفحے شائع کر رہے ہیں۔  
☆ قیمت ایک دینہ رنگ ۲۵۔۰۰ روپے جلد گزرد ۳۔۰۰ روپے  
اگر اپنے ایک دینہ۔ جیسیں پیغاموری کے بہن بنوں سے  
خود درگئے، جاڑوئی ہے آس صرف دو تین 100 صفحات پر ہے  
یہی پھر اپنے دیوار کے نہیں ہے۔

کتاب والا

۱۵۱۔



"جی ااں، اچھی طرح... مگر کتنی؟"

"اس کی نکرداری دیکھنے اس نے تھیں پہچاانا تو نہیں؟"

"ہرگز نہیں جتاب میں پچھنہیں ہوں؟"

"ااں بہت زیادہ ہرگز خدا سپنے کی ضرورت ہے؟"

"آپ مطہن دینیں، راجو کلکن کی تھی دی جانے گی۔"

"کل نہیں آج۔ بھتی جلد مکن ہو سکے۔"

"گریٹی نے جتاب میں پچھا کہنا چاہا لیکن دوسرا طرف سے

سلسلہ منقطع گیا جا چکا تھا۔

اس نے دسیور کھدیا، اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار

تھے وہ پندرے میز کے پاس ہکھروں کو گھوڑا پہنچ کر بوڑھے

شراب کی بولتی اٹھا کر ہوتوں سے نکالی۔ دو تین ٹھوٹ غاصب

شراب کے لئے گر اس نے بولتی چھار اس کی جگل پر کھدی۔

چھار اس نے رکھا نہ گا۔ سمجھیں... راجلو جانتی ہوئی۔

ای رہا۔ عمارت کے کریں دوڑا فتحادہ جھٹیں گھٹتیں نج ریتی۔

چھار اس مسلمان ہوا ہے کوئی دوڑا ہوا لمبے کی طرف آمد ہو۔

"سرے ہی نہیں میں دوڑا ہو گھلاد اور ایک ایگلو انہیں لڑکی کا چھرو

دکھائی دیا۔

"یہں ڈارنگک، داں کی سریلی آداز کرے میں گوچی۔

"ڈارنگک کی سچی، چاٹے کہاں ہے؟ بھتی دھاڑا۔"

"اوہ... ابھی آتی۔ خناکیوں ہوتے ہوئے اس نے ہم اور

دوقری ہو گئی۔ گریٹی نہ سامنہ بناتا۔ بھتی رہا شاید وہ نہیں

منٹ بعد وہ اپنے باخوبی پر ناشتے کی ٹڑے اٹھائے، دوبارہ کرے

میں داخل ہوئی۔

"چچڑپا۔ گریٹی بالکل اچھا نہیں مسلم ہوتا۔ اس نے

ٹڑے کو نہ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ششٹ آپ۔ گریٹی دھاڑا۔"

"لڑکی پر نہا ہر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ کافی خوب

صورت اور تندرست تھی۔ عربیں اور بیگیں سال کے درمیان

رسی ہو گئی۔ عطا نگ کے اسکرٹ میں فاصی بھتی تھی۔

"اس نے گریٹی کے یہ چاٹے انہیں اور خود بھی ایک کوئی

کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"بات کیا ہے؟ اتنے صبح یا صبح؟"

"چچپ ربو؟"

"نہیں چچپ رہوں گی۔ لڑکی نے اسی لہجے میں کہا۔ تم

بھتی مجھے کتنا کی طرح دھکھا رہتے ہو؟"

"تم میری ہو گئے؟"

"میں تھماری کوئی ہوں یا نہ ہوں۔ بلکن تم میرے ہو۔

"زبردست! یقینی کے نتھوڑی دیر بعد کہا۔ میرا خال ہے کہ اس

گھوڑی کو کوئی گورت بھی ہے۔

"اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیوں کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

"بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

"تباہ! خوب یاد کیا۔ تم آپ وہ میں اب تک کہاں پچھائے

ہوئے تھے؟

"میں! اسے تو کیا تم نے اسے پہلے بھل دیکھا ہے؟

"جی ااں:

"وہ تو ایک بیت ہی کام اپنے ہے۔ انگلینڈ کی لابر پر یوں ہیں

عام طور پر پانچ جاتی ہے۔ وہاں اس کے ذریعے تکبیوں کی الماریوں

میں کیڑوں کو نہ کرنے کے لئے پاؤ ڈھونڈ کر جاتا ہے لیکن میں نے

دو ڈن کا اس سے بھر کر رہیں۔ شایدیں منٹ

بعد میکسی پر پی دلا کے سامنے پہنچ گئی۔

فریبی نے بھی کچی تیس یا چالیس گز کے فاصلے پر روک

دی اور خود بیچ انگر کرے گئے بڑھنے لگا۔ انھوں نے تیکی ڈری ڈر کو

دیکھا جو بچپن فرشت کا دروازہ تھوڑے بہرے تھا جو کوئی داریں نے

بھا تھا۔ اتنے میں فریبی اور حمید اس کے قریب بیچ گئے۔

اس نے اس کی طرف مُفری بے بسی پے پچھا یہ صاحب

اپ ادھر ہی ستے ہیں؟

"ہاں... بیویں؟

"یہ صاحب پتے نہیں کیہا جو ہے۔ پی کر بے بوش ہو

گئے ہیں۔ اب میں ایکس کہاں سے جاؤں؟

"ذادہ لگا لاش جلاڑا۔ فریبی نے کہا۔ ملکن ہے، ہم

خشی جانتے ہی ہوں۔ پھر وہ حمید سے اگریزی میں بولا۔ اگریز

بے بوش ہو تو کیوں نہ ہم اسے اپنے ساتھ لے چلیں... کیا

خیال ہے؟

"یہ زیادہ اچھا ہو گا میں آپ کا یہ طریقہ بہت ہی پسند

کرتا ہوں۔

ڈریٹر نے اندرونی شفتی کر دی۔

"اوہ... ہاں!" فریبی بولایا۔ تو قمرہ ایڑسی ہے۔ اچھا،

شہر کی سڑکوں پر بروت نظر آئی تھی۔

میں تھاری کوئی فریبی نہ تھی۔

میں اپنے فریبی کے نتھوڑی دیر بعد کہا۔ میرا خال ہے کہ کا

گھوڑی کو کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

"اویجی ایڈی کے جھٹے کا شفاف۔ سول سے ایڑی کا فاصلہ اور

دو اونٹ کا تاسیب۔

میں تھاری کوئی گورت بھی ہے۔

اگر یا اسے تو کھیدے۔

کا بیوتوں سوار کروں گا کیا آج کسی عورت کے پیروں کی شفات

بھی تھی؟

بھگاکی عورت کے سپر کے شفاف کی پہچان کیا ہے؟

آپ میری پری بات بھی سنبھلے جسیداں ایک کوئی پرگرتا  
بُو اپر لے ل۔  
مگر وہ بند کرو دیکھ دیتے تھے مگر اسکا کوئی بھائی نہیں ایک  
بُدھی سمجھنا پا تھا جوں ہو۔  
کافی ہے ذرا کے علاوہ... میں بہر ٹھوک جاسکن بھول خواہ دہ جنم  
اکی کیوں نہ ہو۔  
”عین لاشوں کے جواہر کی بخوبی کرنی ہے۔  
لاشوں کے سوداگر۔ بکار آپ اس وقت الف لیل سے  
بول رہے ہیں تھے۔  
”میں، میں بھی خاتمی دینی سے بول رہا تھا فرنڈن۔ میں  
ایک بھی سال میں بھی ہے۔  
”میں تھیں بھیجا ہے۔  
”والا شبل کے سوداگر ہیں۔ اعلانیہ اٹھیں فروخت کر رہے ہیں۔  
”ادیں ان کی لفڑی کے لیے مقرر کیا جامان ہوں؟  
”اہ، اہ! تھیں جیرت کیوں ہے۔  
”جیرت دیرت کچھ بھی نہیں جب آپ جیسے ادمی کا  
سامنہ ہو تو مستیر بونا دوقت کی بر بادی کے علاوہ اور پچھیں۔  
”سمجھ دار ادمی ہو دیکھ دیکھ کر بولا۔  
”سچی پچھے ہے تھے والا تھا کہ ایک لوز تجھے گاہ میں داخل ہو۔  
صاحب دہ کپتا ہے کوش طے نہیں بڑاں گاہ: اس نے کہا۔  
”یا پر فریزی اُسے ٹھوڑنے لگا کیون بنتا ہے؟  
”ایک ادمی جو صورت سے شریف نہیں مسلم ہوتا۔  
”جیز قبکار کو بلاتھا اس اپ نے ابھی کیا ہے۔ اگر اس  
گھر کے کھشل اور دیکھ بھی سراغ رہا۔ نہ ہو جائیں تو نام بدل دوں گا۔  
”تھیں کپتان صاحب! آپ خود دیکھ بھیجیں۔ دہ مجھ کوئی  
اچا ادمی نہیں مسلم ہوتا: تو کوئی نہیں جھا۔  
”گھر کے سارے نوکر اسے کپتان صاحب کہنے لگے تھے  
اکدیے اس کی ایسا پر ہماقہ اگر کوئی اسے صرف صاحب کہتا تو  
دوسروں تھیں میں اسے اس کا لکھاں اپنی گدن بیکھریوں  
ہوئی گئی محسوس ہوتیں اور پھر جب ٹکڑے دہ کپتان صاحب کا فرو  
مارکر اپنی غلطی پر ناہم بولیا۔ اچا جھوٹا مشکل چڑھا۔  
”ہم! دیکھو! دیکھو! دیکھو! دیکھو! دیکھو! دیکھو! دیکھو!  
”وہ دلوں پیچے آئے۔ حمید کاظم اس لاشوں کے سوداگروں میں  
اٹھی کر دیا تھا اور فریزی نے ان کے ستمان جوں قسم کے بیجے میں  
گھٹکوں تھیں اسے دھن مذاق سمجھنے کے لیے تباہیں ملتا۔

سچیں ۸  
”ہر قریم نے اسے کیوں ختم کر دیا؟“  
”نمیں... اپنے سخن... الگ راستے سے نہ ملایا جاتا تو...“  
اہ میں کیا بکب رہا ہوں... دیکھو تو کی، اپنے کام سے کام رکھو...  
گریٹ کے حمالات میں دھمل اندازی کی سزا موت ہے۔ کیں میں اتنی  
ہمت سے کردہ گریٹی سے کسی بات کا جواب طلب کر لے؟  
”پتندہ بکھور تو شونا چکر کرو! اس انگریز کے بڑھت کی بڑی  
چانسے سے فرمتے ہے تو اس تک رسی باتیں کہنا اس کے سامنے ایک  
ذیل سے گیدھ نظر لئے ہیں؟“  
”شٹ اپ! گریٹی نے جھلا کر اس کے نہ پہنچانا مارا اور  
وہ کسی سیست اونٹ گھنی۔  
وہ فرش پر بیٹھی پھٹوٹ پھٹوٹ کر رہا ہی تھی۔  
گریٹی نے بکھر ہو کر ناشت کی میر پر بٹوٹ کر، میں میز گردی  
اور کرو چینی کے پرتوں کی ٹکنک سے گنج اٹھا۔  
بچہ وہ پر چھٹا ہوا کر سے نکل گیا۔  
★  
فریڈی اپنی تجھر گاہ میں ایک میسٹ نیوب پر جھکا ہوا ہے  
تینے ڈگ کے سری سیتاں کا جائزہ لے رہا تھا۔  
تھوڑی دیر بعد اس نے میسٹ نیوب کو یہ میں رکھ کر  
اک طویل سانس اور اور کو بولنا نہ کیا گئی بیانے کا۔  
لڑکوں کا نئی میں دیر نہیں لگی۔  
”حمدیکو بیباں بھیج دو!“ اس نے فرک سے کہا اور گاہ کا دوڑ  
لینے لگا۔  
لوگ اچھا گیا۔  
تھوڑی دیر بعد حمدیکو تجھر گاہ میں داخل ہوا اس کے ہاتھ  
میں کئی لڑکوں کی پڑھنگی مشتملہ دھیماں تھیں۔  
”نام بھی لگوں لونا سا بے فہمی اسے آتے ہیں ان دھیموں  
کفریڈی کے چہرے کے باراٹھا کر ہلاتے ہوئے بیچھا۔  
”میکوں؟“  
”اس کے اسکرت کا زنگ نارجی ہی تریتا گا تھا؛  
”وقت تبر بارا کو دیکھو!“ فریڈی کے لہیجی میں بخی تھی۔  
”پھر تبلیغیے کہیں اُسے کسی مل جائش کروں؟“ ہمہ دوڑنے  
یہ بھی بتا بھا کر دیہ بہت خوب صورت تھی، میں صبح سے اس پھر  
میں ہوں کہ دنارجی اسکرت میں کسی مل جائش کروں؟“ ہمہ دوڑنے  
”سب سچیدہ ہو چکا،“ دہدہ بہت بُری طرح پیش آؤں گا؛

مکیان نے اسے پہل بار جھاٹا  
 "جی ان میر خیال ہے کہ دہبیں کبھی نہیں آئیں"  
 "اس کا حیرتیہ  
 یہ دن اخطل کام ہے۔ اپ باتے ہیں کہنا مشغول رہتا  
 ہوں۔ دیسے میر خیال ہے کہ دن بھی نہیں دنگ کے سکرٹ میں تھی اور  
 یہی کہہ سکتا ہوں کہ کافی دل کش تھی:  
 "اچھا تم اس لاش کا یہ زکر کسی سے نہیں کوں گے فریزی  
 باز عرب آذان میں بولا۔

★

دوسرا صفحہ کبھی اپنے کمرے میں نہ شد کہ دماغا۔ اس کے  
 ساتھ اس کی ایک گلوہ بین داشتہ سرخنی بھی تھی۔  
 "میں ہمیں سمجھ سکی کہ درج کلم کیا رہے ہوئے ہمیں سخنیاں بول۔  
 پہچلی لات راز کا نہ جانے کا شرم ہوا۔ نہ جانے بے چارہ ہیاں جا کر  
 بے بہش ہمچوہہ

"بے ہوش: گریٹی سکرکر بولتا وہ بے چارہ تو میر جی گیا:  
 میکا طلب پڑھنا چاہے کہ گھونٹ لیتے ہیں زکر جی پھر  
 اس نے پہاڑی میز پر رکھ کر قریئر کے چہرے پر نظریں بھاگ دیں۔  
 میکا اپنے بے ہوش وہ آہستہ سے بول۔

"ہاں... یا اخدا دیکھو... پہلے ہی صفتی پاک کی لاش،  
 کی تصور و خود وہے۔ ڈاکٹروں کا ہمہ بے کہ اس کی ہوتگی قسم  
 کے نہر سے واقع ہوئی ہے۔

سخنیاں اچھل کر گھری ہوئی۔ اس کا چہرہ نہ رہ ہو گی خدا۔ اس نے  
 اپنے ٹھلپ ہنگوں پر زبان پھیل کر گھر کہہ پہاڑا لیکن کامیاب نہ ہوئی۔  
 "کیوں؟ ارسے یا پالی تو ختنہ تر گریٹی سکرکر بولتا۔

"تو وہ نہ رہتا: سخنیاں اس طرح بول بیسے خواب میں بُنڈلا رہی  
 ہوئے دھونوں سے نہے یہ بھی کی دھکا بکھا۔

چلو جیہے جاؤ: گریٹی سمجھ سخنے بنا کر بولتا یا سخن نہیں، میرا  
 آنسے دیسے میں جاتا، ہمکیں کرم ایک اچھی ادا کارہ ہے!  
 "گریٹی تم نے بہت بہی کیا: سخنیاں کافی بھوئی بھوئی بھوئی۔  
 "مگر اس بند رو: گریٹی بگو چیا: آخر قدم اسے اتنی اہمیت کیں  
 دے رہی ہوئی

"اہ... قدم... میں نے تھارے کئی تھوڑے میں شرکت  
 کی ہے لیکن میں یہ سچ میں سکت تھی کرم مجھے یہے کامولی نہیں  
 بھی استعمال کرو گے۔ نہیں، نہیں یہ بہت بُنڈلا۔

اب اگرچہ خاموش نہیں، رہوں تو تھارے ایک بھی نجیم ہو گا۔

میں اسے ہر سچا دل کا، ہمہ دلت کو۔ تھا رے پسے کتے ہے  
 میری دیکھ کر بتائیں گوں یہ دیوار نئے کہا اور دیور پر جھل پڑا۔  
 فریدی نے بے بھروس لاجوں کو نیکی سے نکالنے کے لیے ہاتھ  
 بھٹھائے گئے دوسروے ہی سمجھے میں اس کے منزے ایک تجھیز زدہ  
 سی آواز انکلی۔  
 دو چند لمحے اسی طرح جھکا جھکا ساہا پھر حیدری طرف گراہتہست  
 سے پولہا یہ تو ختم ہو گیا:  
 کیا طلب ہے؟  
 فریدی نے دو ایندھ کو خاطب کر کے پس سکن لیجھیں کہلے  
 یہ بے پوش بینیں بیکمودہ ہے؟  
 ”جی صاحب“ دو ایندھ بکھار کر دوچار قدم بیچے بیٹھ گیا۔  
 ”تم اسے کہاں سے لائے تھے؟“  
 ”جع... خباب میں... لگ... کچھ بینیں ہانتا ہے۔  
 ”ہم جانتے ہیں کہ تم سے اُن کپنوں سے تھے۔ دو ہنری  
 ہم پولیس کے آدمی ہیں۔ اچھا تم میڈ دہیں واپس پہنچاں سے اسے  
 لائے تھے؟“  
 ”ڈرائیور ہی لہن کا پہ رہا تھا۔ فریدی نے حیدر سے کہا کہ  
 کیڈی میں پچے اور خود گیکی ڈرائیور کے ساتھ جیتھے گیا۔  
 ”اوہ... تم سبب تھے جس سے مجھ سے پورہ فریدی ڈرائیور کا  
 شاندار پتکا چھپا بولتا تھا اداھر ہڑت، میں دو ہنری کوں گا۔ کہیں تم  
 ایک سیٹ نہ کر سیٹوں؟“  
 ”ڈرائیور دوسری طرف بکھر گیا۔ فریدی نے کھاڑکی پر  
 کے پہاڑ پر پہنچ گیا۔ سے کے گاؤں دی روک دی اور دیچے اُر زر حیدر  
 سے پولہا: بیش و ریکر کو بیسیں بلا لاؤ۔ میر نام لینا وہ ہم سے بخوبی اتفاق  
 ہے۔ میں اسے شہرت نہیں دینا چاہتا۔ سمجھے و  
 حیدر میں پچار منٹ بعد سینہ دیکھ کر ساتھ واپس آگئا۔ بہیڈ  
 دیئر کے چہرے پر سماں گی تھی۔ وہ فریدی سے ایسی طرح واقع خطا  
 اور جب اس نے نیکی میں لا شک، بھیکی تو کاف کر دیا۔  
 ”تم اسے پہنچاتے ہوئے ہیں سے اُنکو کیا تھا؟“ فریدی نے  
 اس سے کہا۔  
 ”جی اس۔ راجر صاحب۔ ہمارے مستقل کا کہ... مگر؟“  
 ”تم نے اُن کے دیکھا تھا؟“  
 ”جیا؟“  
 ”اس کے ساتھ کون تھا؟“  
 ”ایک ایٹکلو نہیں لوک جنگلی پسلی باران کے ساتھ آئی تھی۔

نقابت کے سلے میں ہوا تھا تو اس کی نویت اسی نہیں کہ اس پر بقین کیا جائے جس کے لیے تقلیل کے سعی انکاتا ہو سکتے ہیں۔ وہ خود اس کے ساتھ تھی:

”میں اس پر بھی بقین نہیں کر سکتا۔“  
”اگر بقین نہیں کر سکتے تو خدا ہے ہو جاؤ۔“  
”میں نہیں صحاد۔“  
”میں آپ پنکے ہیوڑ کوون کر رہا ہوں۔ اسے ساخت کر گئی کے شراب خانے میں جاؤ۔“

”میں جارہا ہوں۔ فون کرنے کی ہدودت نہیں۔“  
”تم سمجھتے نہیں۔ میں اس سے کہوں گا کہ وہ گاہب بن کر دہاں جائے اور شراب خریدے۔ اور پھر ہرگز تھیں اطلاع دے اور دہاں تھیں خڑھنی میں رہے گے۔“

”کیوں؟ میرے خیال سے اس کی ہدودت ہی نہیں۔ ہم بڑا راست گئی سے بات کریں۔“  
”میں حملات کو شراب نکرو۔ وہ بڑا چاک ہے۔ مجھے قاب بھی تو قوت نہیں ہے کہ وہ لوٹکی دہاں بوجوہ ہو۔“  
”کیوں؟“  
”میں نے ہنا کہ گئی کافی چاک ہے۔“

★ ★  
گئی پہنچ کرے میں بھی خدا بکھرنا تھا۔ سامنے میر پر صکی کی بولی اور سانپن رکھ کر ہوئے تھے۔ گلاس آدمی سے زیادہ خالی تھا اور ایش تر پر کھا ہوا سکریٹری اڈتے سے زیادہ جل جکھتا۔ اپاک مونیا پر کھلنا تھوڑی تکرے میں داخل ہوئی۔ گئی نے اختر سے نظر تراکار اس کی ہفت دلکھا کرتی نہیں۔

”لیا ہے۔“ اس نے پست راخبار پر نظر جاتے ہوئے پڑھا۔  
”گئی پڑھی۔“ اب بیباں اپنے کپکھ کا ہیٹھ ریزیا تھا۔ اس نے اسکا چکی دوبلیں خریدیں اور جلا لیا۔ سوئیا نے لہما۔

”تمہارا داعی تو نہیں خراب ہو گیا۔“ گئی اخبار سے نظر مٹکے گھوڑا تاہوں والا۔

سرینا شاید کچھ اور کپکا ہاتھی تھی لیکن گئی نے اسے برلن کا موقع زدیا۔ اس پر برس پڑا تھا تم خواہ ہوا جسے برد کی پر۔ بھلا۔

”لکھی کوئی ایسی بات تھی۔ اگر وہ دوبلیں خرید کر لے گیا۔ تو۔۔۔“  
”وٹھاں چونکہ کھڑا ہو گیا اور اس نے تیری سے پوچھا۔“

”کون تھا؟“  
”اگر پنکا ہبندیوڑہ۔“

”شیک۔“ اچا۔ گئی کچھ کہتے ہوئے لگا۔ عصمری دیر خوش بہتے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ اچا رچاں، اس اطلاع کا شکر۔ میں تھاری فراہم کر دہ معلومات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر دیا گا۔“  
رچاں کے چلے جانے کے بعد کافی دیر تک فریڈی خاوش بیمارا۔  
”لشون کے سودا گوارا! بات اب بھی حمید کے ذمہ میں کھٹک رہی تھی۔“

”اپ مجھے خواہ گواہ لجھانا کیجیے داں نے تنگ ہو گیا۔“  
”میں ہرگز اس طرح چکا بیسے اس دہاں اس کی بوجوہگی کا علم ہی نہ رہا۔“

”لشون کے سودا گر۔ حمید گری کے میتھے پر افتاب کر لے۔“  
”فی الحال اسے بھول جاؤ میں راجو کے متعلق سروچ رہا ہو۔“  
”اچا تو ہمیں بھاگی۔ کچھ بیسے ہی۔ اپ کو خاموش دیکھ کریں اپنی آزار حلکیں میں بچھنے تھی ہے۔“  
”فریڈی مرٹ شکر کر رہا گیا۔“

لشون کو صوفی کی پشت سے بھک گائے ہوئے تھے پہلی حیثیت تو یہ کہہ دیکھ کر فسی بنا کے سلے میں بچھنے تھا۔ اس کا تھا اپ کرنے کی تھی جس کا سہارا تھا پہنچا جا اور دہاں جو کچھ بھی ہیں تھیں ایسا اس سے تم علیق ہو اور شاید تم نے ہی بات کہی تھی کہ ہمہر ہماری طرف سے فامی ٹیڈی پر پور شیار ہیں۔ اگر یا بتے تب تو راجو کا قاتل اسی سلسلے میں بھاگی۔ سیف ان گھوکن کی نشانہ ہی کرنے والا ہمارے ساتھ سے ہٹا دیا گیا۔ دوسروں حیثیت... وہ گئی کی محبوہ کا عاش تھا۔

”ڈاہمہرے۔ کیا آپ کو رچاں کی بات پر بقین ہے؟“ حمید نے پوچھا۔

”کیوں... میرا خیال ہے کہ بقین نہ کرنے کی کوئی درج بھی نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ گئی نے اسے اپنے شراب خانے میں سامنے دلیں کیا تھا۔“  
”آپ کیا جائیں؟“

”پاکل فیروزی سوال ہے۔ دو خوشیں قسم کے بد مصالوں میں جگہا ہو اور اس کی خرچوں کی دسپی۔“

”خراچتا۔“ اپ دوسرویں حیثیت کا جائزہ لے رہے تھے۔  
”دوسرویں بقین میں کچھ کھواریا ہیں۔ اگر راجو کا قتل

ہنا پر کریم کو راجو کا قاتل تھہرائے ہوئے  
”و دیکھیے میں بتا ہوں۔“ میں کا شمار تھا جو عام آؤں میں خود کو اعلیٰ سماں کے افراد خاہکر کے فراہم ہیں۔ نبہمیتی رہے۔  
”اس کے شراب خانے میں بارہ بیس کے فراہم ہیں۔ باہمیتی رہے۔ گئی اس پر کوئی نظر نہ کھا ہے اور وہ جب بھی باہمیتی رہے۔ گئی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں نے بھی اسے تھوڑا دیکھا۔ دیکھا وہ گئی کے علاوہ کسی ایسا کے ساتھ ہو گیا۔ کل شام وہ مجھے بھجو کے ساتھ فرقہ تھی۔“

”کس بھاں میں پسندیں گے۔ میں نے بھی ایسا خدا میں راجو کی لاش کی تھی دیکھی ہے۔“  
”اسکرٹ میں۔ وہ ٹیکلو اپنی بھائیوں میں سے اس دہاں اس کی بوجوہگی نہ رہا۔“  
”اسکرٹ کا گھنگی سیا خاصاً“  
”نمایجی...“

”لین یو کوئی بات نہ رہی۔“ فریڈی نے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ تھیں اسے کسی دوسرے کے ساتھ دیکھنا تھا جو نہ رہا۔  
”جیسا بڑا فریڈی صورت کی طوف اشادہ کر کے بولا۔“  
”میں جاتا ہوں کہ اس کی موت میں کس کا باقاعدہ ہے۔“ رچاں نے بیٹھنے پڑنے کا۔  
”ہم... پہنچے چور۔“ فریڈی بولا۔

”اس کی موت میں گئی کا اقتدار ہے۔“  
”بہت خوب۔“ فریڈی نکلیا۔ کیا آج کل اس سے جھگڑا ہو گیا۔  
”دیکھیے۔“ پس یہ سمجھی کا کہ میں اُسے خواہ ہو گیا پھر انہیں تھا۔  
”میا تم راجو کی دلکشی میں رہے تھے؟“ فریڈی نے پوچھا۔  
”میں جیسا۔“ اس کا اصرار ہے اور میرے بیٹھنے کا تھا۔  
”جھٹڑا ہوا ہے اور میرے بیٹھنے کا تھا۔“  
”میں جیسا۔“ کوئی کوئی کوئی تو میرے بیٹھنے کا تھا۔  
”میں دو حقیقت کو بھی دلکھا ہے۔“  
”جھٹڑا کیوں ہو گتا؟“ فریڈی نے اسے مٹونے والی نظر سے دیکھ کر پوچھا۔

”اس نے میری سخت توہین کی تھی۔ آپ بقین نکریں گے۔“  
ایک معمولی سی بات پر اس نے فیرے پر کھٹکے شراب خانے میں بھی دیکھا۔  
”وہ اسے کبھی نہ نہیں لگا تھا۔“ وہ اگر اس سے گھنگو ہیچ کیا جاتا تھا۔  
خاتوں کی بھویں تو جاتی تھیں لیکن کل شام کو سوئیا اس سے اس طرح ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔ اور اس کے انداز میں اتنی لگادھ تھی کہ دوسرے لوگ اسے لڑکی یوں یا محبرہ تھی۔  
”جیسا تھا؟“ تین ریا درخیل ہیں تو ایک بنتا ادمی کی سکتا ہے۔

”کچھ دیر خوشی رہی۔“ فریڈی کچھ سوچ رہا تھا اور اس کی نظر رچاں کے چہرے پر تھی۔ بھوری دیر جاہس نے ہمایہ اُنہیں

نیہاں سے خرید کر لے گا ہے:  
اہا...  
بائیں در بجھی:

"جیسے ہی دہ بہر گلی، میں ادھر جل آئی:  
لگا... لارڈ... تم بالکل اگھی ہو۔ تم نے آنکھ پوچھا تھا  
کہ کسے سخت غلطی کی تھی۔ اسے کسی فیریوں بھگ لے جانا تھا:  
مول... مسونا داتت ہیں کروں! اگر مجھے کوئی علم وہ تکڑے  
میں نہ دے رہے رہی ہوں تو میں بھی اس کے ساتھ جنم میں پہلی جاتی:  
میوں بند کرو! مگر مجھے نے لفڑی کر کیا۔

"تم کرتے ہو۔ تم نے مجھے دھوکا دیا تو یا بھی اسی طرح گری۔  
دھنٹا گری تزمپر گیا۔ اس نے شکر کر اس کے گال پر پھینی  
دی اور آہستہ سے بولتا تھا میں چھپ جاتا چاہیے دار لانگ۔ دھنٹا  
گزشی بڑی حکلات میں پھنس جائے گا!  
میں... میں بزرگ نہیں چھپ لیں گے۔ مسونیا کے بھیں اب  
بھی نامی باقی تھی۔

"پاگل بن بہری خسی دار لانگ۔ آہ میرے ساتھ آؤ! وہ اس کا  
باقہ پکڑ کر سے گھیٹ سے گھیٹ لے گیا۔  
وہ دوں ایک فیم تاریک سی زیباری طے کر لے گئے ہوئیا  
بلماں راحت کر رہی تھیں میکن انداز سے ایسا نہیں ملوم ہوا تھا کہ وہ

اس کے ساتھ جانے پڑتا نہ ہو۔  
اچاہب ایک جگڑک کر گری تھے اس کی گردان دوچالی۔  
ایک آہستہ سے وہ اس کا مشہد بانٹے ٹوٹے تھے اس کا دوسرا سر سے  
گلاں گھونٹ دھنٹا میں تھا۔ میں بھری طرح مچل، بھی تھی میکن وہ خود گری کی  
فلادی گرفت سے نکال سکی۔

خود کی دیر وہ نہاری میں بے جان پڑی تھی اور گری تھا کہ  
ذکھنا اٹھا رہا تھا...  
پھر شاید پاچی منٹ کے اندر مسونیا کی لاش گزیں  
ڈال دی تھی۔

★

اس وقت شراب خان بالکل خال تھا۔ گری کے ساتھی بھی  
 موجود نہیں تھے۔ وہ مسونیا کو گھٹکا نے تکار شراب خانے میں واپس ہیا  
اوڑ پھر صدر دوڑا نہ ہی کرنے جا رہا تھا کہ فیریوی اور جدید داخل ہوئے  
گری کو پکڑ کر مچھے ہٹ لیں گے لیکن پھر اس نے جیت اگھی طریقے پر  
ابنی حالت سنبھال لی۔  
اوہ... کرٹن صاحب! وہ اپنے خصوصی طرزیا نمازیں مکریا۔

"ابھی تم نے ایک گاہک کے باتوں کا سکھ کی تو میں فروخت  
کی تھیں ہیں:

"جی ہاں:  
"خوب تھم نے ایک اور نہیں?  
میں عرض کرچکا ہوں لیکن یہاں پیرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا:  
کیا تم اس کا بکب کو پہچانتے ہوئے?  
جی، اس اور آپ کوئی کامیابی نہ تھا:  
وہ دوسری گورت اس کا ادنی کے کے بعدی تھی؟  
جی، نہیں، پہلی ہی:  
میکن وہ قہکھتا ہے کہ اپنکو انہیں لوکی نے اس کے باوجود  
تو میں فروخت نہیں ہیں:

"تب مجھ کہنے دیکھ کر دیکھ جوہرا ہے:  
گریٹی بکراس اور تھاری فروخت کوہ بوہیں میرے پاس  
ہیں اور ان پر مسونیا کو ٹھیکیوں کے شناخت محفوظ ہیں:  
غزوہ بولنے والے بگھی کی سر کا لکھا کہ شراب فان کی تھمہ دی  
زیادہ اثر نہیں ہوا۔  
اُس نے ایک بھکاری پا تھیں لگا کر فیریوی سے کہا: اوہ... قاب  
اپسی یہی تندی کو کر دیں گے:  
"میں یہی صرف یہ پچھل گاکہ وہ فروخت مسونیا کے علاوہ اور  
کون تھی؟  
بڑا جاتا ہے:

"میں پہنچا چاہا تو ہوں کہ مسونیا پولیس کی نظریں میں نہ تھیں  
ہے اسے فوڈ ارمیزے سامنے لائے۔ میڈیم گری اس نے شراب دی تھی۔  
اور پھر اس کے بعد وہ اپنیں لکھی۔  
پھر میں اپ کو تین بھی نہیں دلا سکتا۔ گلی ٹھیں پہر دیاں  
کے کہا۔

"میں کوئی شش کروڑ فیریوی میکرا کر لو لا۔ میکن بے مجھے تین  
آئی جائے لیکن زیادہ بھر صرفت ہیں ہو جو کہ مسونیا کو یہی  
سامنے لاؤ!  
اچھا ہی تا دیجی کر پوچھ اس سے کیوں چاہتی ہے:

"وہ جو کی ہوت کے سلسلے ہیں:  
اوہ... تو یہ بات ہے نہ گریٹی طویل سانس لے کر بولا ہیں  
پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ مجھ پر مزدہ اُتے گی د  
کیوں ہے، تم پر کیوں سمجھتے تھے?  
حالات... کیوں صاحب حالات بگریٹی الفاظ پر نہ دوڑتا  
ہے اب لاحر اس نے کہا: اوہ! اُپ لگ کے بھی پیشی کھڑے رہیں  
گے۔ آئیے ادھر ہیئے:

"سوالات کا تعدد کیا ہے؟  
مقدوسے سروکار نہ ہو جائے ہے:

"میں سمجھ گیا شاید کسی دشمن نے یہی سے خلاف اُپ کے کان  
بھرے ہیں:  
میرے سوال کا جواب دی فیریوی نے تیز بیجے میں کہا: تم  
یہاں تکنی ویرے سے تباہ ہو۔  
میں کیسے کہ سکتا ہوں کیوں کو صحیح سے اب تک کسی کا کہ  
اپنے ہیں؟  
گاہکوں کے علاوہ ہی:

"گاہکوں کے علاوہ ۰۰۰۔ تب قیس تھا کی ٹھیک ہے:  
یک تھاری قیس کے کار پر اس کا لامبا مادھب ہے۔  
گر غالباً تازہ ہی ہے:  
گریٹی نے بوکھا کر اپنے کار پر اپنا تھا مجھے اور پھر انھیوں کو دیکھ  
لگا مگر اس کا دم جاں باتا، لہذا اس غیر ترقیت حملے کا بھی اس پر کچھ  
زیادہ اثر نہیں ہوا۔  
اُس نے ایک بھکاری پا تھیں لگا کر فیریوی سے کہا: اوہ... قاب  
اپسی یہی تندی کو کر دیں گے:  
"میں یہی صرف یہ پچھل گاکہ وہ فروخت مسونیا کے علاوہ اور  
کون تھی؟  
گریٹی ٹھیں بھی بھر کی سی بھی نہیں بھاٹھے جسے بعداں نے کہا۔  
دیکھیے خلاصہ مسونیا سے اس کا تکرہ کر دیجیے گا۔ جی، اس ابھی یہاں  
ایک سو لتر تھی اور محض اس کے لیے میں نے اس کو تھیں بھاٹھے بھر جائے  
جاتا ہے:

"اچھا... اچھا! فیریوی جو بھاٹک لیا، چند لمحے میں خیز اداز میں  
سر لیا اور پھر بولا۔ چلو مجھے اسی ٹھکت سے طادری:  
"شاید اپ اسی خان کے سوڑی میں یہیں لیکن مجھے دھنیں پڑتا  
کریں نے کیجیں اپ کے سامنے کو اُداب کی حدود سے تجاوز کیا ہے:  
"میں کیوں ہوں؟ میں سمجھیہ ہوں۔ میں اس دوسری گورت سے

بھی ملنا ضروری سمجھتا ہوں:  
تب تو اُپ کو ملادی کی ہو گئی کیوں کھوڑی دی قبیل ہی وہ  
یہاں سے گئی ہے:  
کس راستے سے؟  
اس سے تاریخی نے صدد دعاۓ کی طرف دیکھ کر کہا:  
"امزاد کی دی قبیل؟  
ایک گھنٹہ:

"فریپے ہیرے لائف کوئی خدمت:  
فریپی ہی جو بھائیوں کیلئے کچھ بلا نہیں۔ وہ تین نظروں سے

شراب خانے کا جائزہ نہ رہا۔  
گریٹی کا چہہ نہ دڑپڑھنے کا چھا ایسکے وہ اس وقت اپنے  
ذہن سے لا رہا تھا:

"میں سونیا سے مٹا چاہتا ہوں: فیریوی نے کہا۔  
میں... بسی یہی پیچھے پیچھا ہے:  
"مجھے اسوس ہے کہ وہ اس وقت وہ جو نہیں ہے:  
میں کچھ پر قبول و بوجوہ تھی:

"جی نہیں، وہ صحیح ہی سے کیسی ٹھیک ہے:  
کسی کے ساتھ:  
"ساتھ سے کیا تھا ہے؟ اپ کی؟  
تم ساٹھ کا طلب نہیں تھے۔ ہمید نے پوچھا۔  
"ہمیں یہ بات نہیں ہے۔ میں لفڑا" ساتھ کی اہمیت سمجھنا  
چاہتا ہوں؟  
"اہمیت یہ ہے کہ وہ باہر ہو گئے تھا میں ساتھ بھی جاتا

ہے۔ باہر کر کے نے اس کی سمجھی بھاٹھیں دیکھا:  
وہ دوں ایک فیم تاریک سی زیباری طے کر لے گئے ہوئیا  
بلماں راحت کر رہی تھیں میکن انداز سے ایسا نہیں ملوم ہوا تھا کہ وہ

"میں پچھوں گاکہ اس وقت یہاں آپ کھوڑ کا بھیڈ دیکھیں  
ایسا تھا۔ اپنے افسوس ہے کہ وہ اس وقت موجود نہیں۔ وہ اس  
تشریف رکھے۔ اسی دھوپ پہت تیرزے۔ اُپ کے لیے کیا تاریک  
میں ہیزیں قبیل کشراہیں اپنے اشک میں رکھا ہوں؟  
"میں شراب نہیں پیتا میکن کیا تم یہاں اس وقت نہیں  
ہی ہوئے:

"جی، اس، ہمچنانچہ اس سے کیوں پوچھ رہے ہیں:  
کتنی دیر سے تباہ ہو۔  
"میں اپ کے کسی سال کا جواب نہیں دی دوں گا:  
"میں تھیں اس پر مجبور بھی کہ سکتا ہوں دی فیریوی خشک

جی میں کہا۔  
"آخر پر چاہتے کیا ہیں؟  
اپنے سوالات کے جواب:  
اوہ... کرٹن صاحب!" وہ اپنے خصوصی طرزیا نمازیں مکریا۔

گریٹی ایکس پنے کمرے میں لامہ۔

میں آپ کو بناوں:

اس نے نیڑے کے گنے پر مشینچی جوئے کیا۔

راجوری ارکیپ تھا۔ سونیل کے ہی سلے میں میرا اس سے کمی بار

چل گئی۔

سویاں بھی غلب اس کی طرف جمک رہی تھی۔ فریدی نے۔

زخمی کی موت کرنے تو مجہد کیا۔

جیسا۔

بیان دینا پڑے گا اور اس:

یہ کیا آپ سے ساتھ شرافت کا بہزاد کرئے ہیں؟ جب

قانون کے مخاذ ہیں اس قسم کی دعا نہیں کرنے میں تو پھر

بے پارے قانون کا یا ہے کہ: گریٹی کے بیچ میں بڑی تھی تھی۔

فریدی اس کی بات کا جواب دیے تھے باہر ہو گیا۔

بیٹھ جاؤ گریٹی: حمید نے روایوں کی نال سے کوئی کی جن

اشارة کیا۔

گریٹی بے پرواں سے ایک صوفے پر گتا ہوا بولا: مجھے بہت

صدھے ہے کپتان حاصلب ایک آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ لوگوں

سے ملا چاپا کر کوں گا۔ آپ منیں جانتے کہ میں کتنے صاحب کی تھی

عزم کرتا ہوں۔ میں نے تو پھر اپنے کھنڈی مہلت مل جاتے ...

جب میں آپ تھاں کا وارد صاحب کریں، میں شراب کاہد خیرہ

یہاں سے ٹھاڈل دیتے ہیں نیز قانونی طور پر جھوٹا ہے۔ اب

ہم کا کرونا غما دوچار و حوالات کی کیرکار پڑے گی:

"شراب دا ب سے ہیں کوئی دل چیز نہیں۔ یہ پوس ہالن

کا کام ہے۔

ادھر پہنچا تھا اپنے کاروباری دوڑنے کی روندی میں پھانسی کا چھا

ڈا۔ بیرون جاتا کیا آپ گریٹی کو اتنا تھوڑے سمجھتے ہیں۔ میں نہیں

کہتا کہ میرا اس جنم پے پاک ہے میں کبھی کپا کا ہم میں کرتا

کرن صاحب۔

تمہارے دلیل تو اقتصی کچے منیں معلوم ہوتے۔ فریدی مسکار

بولا: ادا کی سے میں نے افانہ گھایا ہے کہ کام بھی کچے پن کے ساتھ

نہیں ہوا لیکن گریٹی میں اس دوقت اس عمارت کی تھاں پر کرسنا ہوں۔ دیے وعدہ

کرنے ہوں۔

"اچھا تو یا آپ فریدی اور حمید بھی شوست یعنی گھی۔ میں

بھی ٹھوٹا ہوں۔

آپ تو اس نے بھرپور کے گھر میں بھی نہ زد اے۔

میں آپ پر جسب دہ بہر گل رہے تھے تو اس نے تھیز میز نہیں

دل گا۔

گھر تھیں بھلٹ ملے تو ایسا اصرہ کرنا: "میں آپ تلاشی ہیں لے سکتے ہیں پر مشینچی جوئے کیا۔" راجوری ارکیپ تھا۔ سونیل کے ہی سلے میں میرا اس سے کمی بار جگل گئی۔

"سویاں بھی غلب اس کی طرف جمک رہی تھی۔ فریدی نے۔

"زخمی کی موت کرنے تو مجہد کیا۔" حمید نے جیب سے روایوں کاں کا

"چلو! ادھر چھاڑا: اس کی صورت سے غرفت تھی: "اہ! ... تم پھر چل جائیں ہے تو ہمیں ہر فریدی کے لئے تو ہمیں ہر جو کے

سماں تھے۔" میں اس کی باد وجود بھی دل کل آٹھ بجے رات تک راجو کے

بیان دینا پڑے گا اور اس:

"یہ کیا آپ سے ساتھ شرافت کا بہزاد کرئے ہیں؟ جب

قانون کے مخاذ ہیں اس قسم کی دعا نہیں کرنے میں تو پھر

بے پارے قانون کا یا ہے: گریٹی کے بیچ میں بڑی تھی تھی۔

فریدی اس کی بات کا جواب دیے تھے باہر ہو گل گیا۔

"بیٹھ جاؤ گریٹی: حمید نے روایوں کی نال سے کوئی کی جن

دی تھی۔" میں بھی میں نے اسے نہجاںے کی اجازت نے

میکاری سمجھتے ہو کر مجھے تھاری اس بکواس پر تھیں الیا ہو گا۔

"اگرچہ آپ نہیں اسے اپنی بدقسمی سمجھتا ہوں۔ بہ جا شاید اس کی دشمنی کی دشمنیوں کی بیان پر سمجھ رہے ہیں کہ میں نے ہی

لچکوں پر دوسرے کی دعا نہیں کر دی۔ اس کے دلے ہم دوڑنے میں رجھش ہو گئی تھی۔ والقی اگر آپ میں سمجھتے ہیں تو یہی نہیں

کا داعد کیس ہو گا۔ اس پر دوسری بھیس بات یہ کہ میں نے اس کے

لے کر لکھوں کا تھا اپنے کیا گو دیدہ دوڑنے اپنی گردن میں پھانسی کا چھا

ڈا۔ بیرون جاتا کیا آپ گریٹی کو اتنا تھوڑے سمجھتے ہیں۔ میں نہیں

کہتا کہ میرا اس جنم پے پاک ہے میں کبھی کپا کا ہم میں کرتا

کرن صاحب۔

تمہارے دلیل تو اقتصی کچے منیں معلوم ہوتے۔ فریدی مسکار

بولا: ادا کی سے میں نے افانہ گھایا ہے کہ کام بھی کچے پن کے ساتھ

نہیں ہوا لیکن گریٹی میں اس دوقت اس عمارت کی تھاں پر کرسنا ہوں۔

"ملائش کا دارثت ہے آپ کے پاس ہی گریٹی نے بھرپور کچھا۔

"میں... اسے نہیں... پر شوست ہیں بھرپور کے گھر میں۔

"تھے تو آپ ہرگز تلاشی نہیں لے سکتے:

"مجھے کوئی روکے گا:

"قانون... میں آپ پر مغلب ہیجا کا مقدمہ مقام کر

دل گا:

کہا۔



گاؤں پیاس میں فی الحال باتوں لگانے کی خصوصت نہیں، اور تو  
کبھی تھر رخ سال پھر گئے ہیں۔ اپنا یہ سلسلہ بدھ دے رہا ہے:  
درست سے ہی لمبے میں کسے کلب پر رہنے والوں میں جو گاہیں  
کی نظر ان لوگوں پر پڑی تھیں وہ عالمت میں داخل ہوتے ہیں دیکھ  
چکا قاتا شہر کے چڑوں سے سرمایہ دار... وہ سب خوشی سے اُنھے  
ادراہ برلن گئے۔

”دیکھ اترنے کے پڑوں میں مکار بولا۔  
تو اس روح نے اپنی ہماری نظریوں سے غائب کر دیا تھا؛  
فریڈی نے پوچھا۔

”قیومی تحریکیاں ہے مشر... آگ... گول فریڈی؟  
”ڈاکٹر پرسن تم سے مل کر بڑی خوشی بھری دیکھی اپنے اُن  
گروجوشی سے صاف تھا جو ہوا بولا۔  
”آج، اہلستان سے تباہی ہوں گی ڈاکٹر پرسن نے فریڈی  
کو اس کے کرفتھی پختے ہوئے ہما جہاں سے وہ چند ٹھیک پیش  
انداز کرائے۔  
”وہ بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر پرسن نے میر پر بھی بڑی گھنٹی کا شن  
دبا پا۔

”درست سے ہی لمبے میں وہ لڑکی اندھا حل جوئی جس نے  
تاریک کرے میں فریڈی اور حمید کے مستغطی لے لے۔

”خرابیات میں کریں اُنکی کو گیا پستہ ہے بہمن نے  
لڑکی سے پوچھا۔

”کافی ہی... لڑکی نے جواب دیا۔  
”ٹھیک ہے، کافی ہی لاڈ مگھ شہرو... کیشن حیدری پس  
کرنے ہیں؟

”غیرہیے... لڑکی نے کام اور بھروسہ بند کیے چند لمحے  
نامہشش رہی پھر آہستہ آہستہ اس کی تھیں تھیں اور ساختی  
ایک بڑی دلکشی کا سکریپٹ بھی اس کے ہمراہ پہنچتی گئی۔  
کیشن حیدری کو پسند نہیں لڑکی نے بڑی ہوئی آوارہ  
میں کہا تھا کہ تھیں تھیں تھیں... وہی میں اپنی بہت پسند  
آنکھوں کے۔

”خوبی... ڈاکٹر سنتی خیر انداز میں سرپتا ہوا بولا۔  
”ووکی خوبی۔

”کیا یہ بھی کوئی روح ہے ڈاکٹر فریڈی نے پوچھا۔  
”نبیں، روکوں کی ایک غادمہ... دو صیں اسے ہر وقت ہر  
بات کی اطلاع پہنچاتی ہیں۔

”میکن تم نے پانچا کام جاہی کیوں شہری کھایا  
وہ تو اُب بھی جاہی ہے: میکن نے تھکا کر کیا؟“ فریڈی  
روح نے بعض اس پانچا عاصی سے انکا کردیا تھا کہ دھاکی بیس  
بل کو اور غلط نام تقدیر کر کے اُنھے بخے۔  
”بجلانہ عنوان کی وجہ کو اس سے کیا رکھ رکارہ؟  
”بہت بڑا سرکارہ کرتی۔ روکیں سے اعتمادی نہیں  
پسند کریں، اگر تم لوگ اپنی صحیح شخصیت میں آتے تو اس کی  
نوبت ہی نہ آتی۔

”صحیح شخصیت میں شاید مجھے دنگل کی بھی اجازت  
ہے؟  
”متن اور درود متن کریں تم شاید سمجھتے ہو کہ روکوں کی آڑ میں  
پہاڑ کوئی جرم ہو رہا ہے۔  
”فروڑی تھیں کہ میں بھی سمجھوں۔ جیسے انگریز باولوں کی وجہ  
تجسس طبعی نظری سرپرے:  
”میں اسے شیئر کرتا ہوں۔ اگر اس سے میں مجھ سے  
گفتگو کرتے تو میں اپ کو تاریک کرے میں، بیٹھنے کی اجازت  
دے دیتا۔

”خیر بھی فریڈی نے مشکر کر کیا۔  
”آب آج تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا کیون کہ کارروائی اُدھی  
سے زیادہ ختم ہو گئی ہے اور لوگ روح سے سوالات کرتے ہیں:  
”کیا فریڈی کے بھیں ہیں جیسیں جیسیں تھیں۔ مگر وہاں تو اب کوئی  
بھی نہیں ہے۔

”سب ہیں کارروائی جاہی ہے۔  
”ڈاکٹر پرسن نے تھیکری لگایا اور پھر لوٹا ہیں تو میں کہہ رہا ہوں  
کہ فریڈی کریہ ہے اسکی صفائی یا خشیدہ نہیں ہے۔ جم جس وقت  
دہائی سے اُنھے تسب و دین ہو جو دنے اور اب بھی ہیں۔ یہ اور  
بات ہے کہ تھیں نظر آتے ہوں۔ وہ فریڈی کی روح تھی سے  
ٹلب کیا اپنی خاتا میں نے تھاری اس جو کرت کی بنا پر تھیں محروم اور  
دیا۔ اپنی شاید تھیں تھیں تھیں رہا ہے میرے ساتھ آؤ۔

”میں تھیں پھر اسی تاریک کر کے کی طرف لے گیا کرے  
کے گیا تھا۔ جس وقت لوگ در قیل فریڈی کی پہاڑ کا بلب روشن کر  
کرے کیا تھا۔ جس وقت لوگ دروازے کے قرب پہنچنے تاریک  
بات کیں نہیں بھرا تھیں اس کا ٹکڑا کوئی بھی تھا۔ تھیں سب جسم  
بوجھ سے کام اپنیا ہے۔ تین دن کے اندر اندر روئی کا باندرا جائے

”بھی روشن ہو گیا۔ فریڈی سمجھی بدھ کے قریب کھڑا پاروں طرف کیوں  
رہا تھا۔

”کمرے میں ان دوڑوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ نہ من  
لوگ بیکان کے جانے پہنچنے لوگ بھی غائب ہو چکے تھے۔

”پی کی تھا شا تھا تھا۔ میسٹی گھٹی گھٹی سی آڑاں ہیں بولا۔

”بھوتی اور اس نے کہا تو قحطات کے علاقوں پہنچا۔ اُنہیں دل سلک  
کو دوسرا سے کروں میں کیا ہے؟

”فریڈی ایک دوڑاں کے پاروں پہنچا کرے سے نکل گیا  
حمد بھی اس کے تھیے تھا۔ وہ ایک دوسرے کے کرے میں آئے،

”پہاڑ تائیکی تھی۔ فریڈی نے ثاریج روشن کر لی۔ یہ مگر بھی  
غزال تھا۔

”وہ آگے بڑھے...  
”اُنکے دوڑاں کے اس طرف بڑھنی لڑا کری تھی فریڈی

پر وہ ہٹا کر تھے جو گھا گھا حمید نے بھی اس کی تقدیر کی۔  
لیکن یہ کوئی غزال ہیں تھا۔ انھیں سامنے ہی آرام گزی پر

ایک معمرا گھوڑا نمودار اپنے بیکارے دلگ کی فرشت کش داری  
میں دھا عاصا شاندار نظر آئی۔ تھا۔ انھیں دیکھ کر وہ اس ادازی میں  
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ہے ان کا منتظر ہی رہا۔

”آج یہ کوئی فریڈی اور کیشن حمید، خوش امیدہ تشریف  
رکھیے:

”حمد بھکاریا پیکن اس نے فریڈی کی حالت میں کسی  
قسم کا بھی نتھیں محسوس نہیں کیا۔

”شکریہ...“ فریڈی ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا پھر اس  
نے حمید کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کی۔

”کریں...“ یہ تھکی صفائی کا کھلی نہیں ہے۔ اده مگر  
ٹھہریے، میں پہلے اپنا تاریخ کا دادوں۔ مجھے تک کہتے ہیں...  
ڈاکٹر پرسن:

”ڈاکٹر پرسن: فریڈی نے آہستہ سے پڑا کر سرپا لایا۔  
”اُن تو کریں یہ بہرہ تھا کیون نہیں ہے۔

”آخر اپ صیں بدل کر کیوں آئے تھے:  
”مغضیر یہ دیکھنے کے لیے کیا کام اعلانیے کیوں نہیں ہوتا؟

”بس اتنی کی بات یہ ہے: جو بولا جواب یہ ہے کہ کیں کیسے  
کرتے ہیں اور بھر کا دیر بعد یہ بات حمیدی سمجھیں۔ آتی۔ فریڈی نے  
اپنی شمعیتی آدمیوں کے لیے مخصوص رکھنا چاہتا ہوں۔ عوام یہم  
کے کوئی تاریخ روشن کریں گے اور کرے میں پل رہا تھا۔ مگر کابل

فالص انسانی کارنے نے نہیں ہیں۔ ان میں دیوتاؤں کا بھی ہاتھ تھا؟  
لڑکی خاموش ہو گئی۔ ..

”کمرے کا اندر یہی احمدیہ کو گالا گزردہ تھا۔ اچانک اس نے دبی  
دیں سیکیوں کی آڑاں ہیں۔

”بھڑکی آزار ہجھکیوں اور سیکیوں کے ساختہ تھا۔ دینے  
سہیں ہیں۔ ایک بھائی تھی آگ۔ ایک بھائی تھی آگ۔  
”سیکیوں اور سیکیوں پوچھتے۔

”آزاد آتی تھی۔ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ میکن دیتا ہیش  
نہیں دیں گے۔

”سیکیوں کی آزادیں دو ہوئی جاہی تھیں۔ میکن دیتا ہیش  
دنخا تھی جیہد کی آزادیں دو ہوئی جاہی تھیں۔ اس کے روئے کھلے ہوئے  
گئے ہیں سیکیوں کی آزاد دو برقی جاہی تھی میکن دیکی آزاد

بستھوڑا کی ہجھکی چہاں پہنچے تھی۔ ملا ٹوکر پر قبضہ دیا معلوم  
ہو رہا تھا۔ میکن اس کے سامنے گھنٹہ نگہ دیکھ کر  
یہی تھی تیکن اُب دونوں آزادیں الگ ہو گئی تھیں۔ لڑکی پہنچدی  
تھی۔ نیکن آج یہ کیا ہو گیا ہے۔ دھیں اس طرف متوجہ ہیں۔  
”بھرہی ہیں۔ فریون... فریون... بیٹھنے پکاریں گوں۔ آج

”مچھ سے بہترے راز دی ریافت کیے جائیں گے۔  
”لڑکی خاموش ہو گئی۔ ..

”اندر ہی سے اور ستائے کا انتراج ڈارا نہ معلوم ہوتے تھا۔  
پہنچنے میں خاوش رکر لڑکی پھر بولی۔“ حاضرین سے استغفار  
ہے کہ دو دس منٹ اس طرف خاموش ہیں۔ میکن کے پوتے

کھلے ہوئے ہوں اور بیلوں کوہ میکھیاں نہیں۔ دھیں کے پوتے  
رُوح خیک کے دس منٹ بعد عاصم ہوئی۔“

”دھیں کے طویں خاموشی...“  
”حید کا پانچہ دل کی درکش صاف سنتا دے  
رہی تھیں۔

”دھیں کے دل کی درکش صاف سنتا دے  
کہ میکھیاں نہیں۔“

”دھیں کے دل کی درکش صاف سنتا دے  
رہی تھیں۔“

”پھر دس سیکیوں بیکن پر بکریہ نہیں۔“  
کی بھی آزادی میں سنتا دی۔ حمید اپنی بیکھیلیاں اور ہونٹ

کھوئے بیٹھا تھا۔

”اپنکے اپنے قریب ہی ایک عجیب تسمیہ کی روشنی  
دکھاتی دی اور... نہ ساختہ اچھل پڑ۔ روشنی کر سیکیوں کی گذشتی

کرتے ہیں اور بھر کا دیر بعد یہ بات حمیدی سمجھیں۔ آتی۔ فریڈی نے  
اپنی شمعیتی آدمیوں کے لیے مخصوص رکھنا چاہتا ہوں۔ عوام یہم  
کے کوئی قائد نہیں:

مکتبی لوگوں میں تھارے ساتھ ہے؛ حمید نے پوچھا۔

”دو...“  
”ادم صدر کئے ہیں ہے؟“

”تمن...“ داکٹر پرنس نے کہا: اور سات عدالتیں:  
”دو ایشیں تو فروخت ہی کرچکے ہوئے فریبی نے کہا:

”ہاں، پسندے فعدتیں وہ عدالتیں“  
”کیسیں لائیں ہے حمید بول پڑا۔

”تم خاموش رہ جو فریبی نے اور وہیں کہا پھر فاٹر ہے  
سے ولا، اپنی خاص طور سے یہیں کیوں فروخت کر رہے ہوں  
دنیا کے کسی دسرے ملک کا انتساب کیوں ہیں کیا؟“

”ابھی تھارے ساتھیوں کے دار ہواں کے چھوٹے ڈالوں میں  
سکراور بولا: میں تھاری حکومت سے اس کے پیے باقاعدہ طور  
پر ابازار نامہ ماحصل کرچکا ہوں اور ایسیں یہاں اس نے فروخت  
کر رہا ہوں کہیں بھی کہا پڑتا تھا کہ دفتاً پوری عمر ایک

عجیب قسم کے ہوئے گئی تھیں:“  
ادم پس پے شاہزادہ کر جائیں ہوا اکرے سے مل گی۔

”تم نزدے دار ہواں کے دارخانے کی طرف ہیں مجھے:“ داکٹر مس

”یہ درج کا انتظام ہے یہاں آنے والی تمام روہیں اس  
لوگی پر اعتماد کریں:“  
”اویسی وہ سے ان کے اعتاد میں فرق آنے کا امطلب  
پوسٹکے:“

”۲۰ خونجیں بدل کر گیوں آئتھے ہے  
”میں یہاں کا ایک دستے دا فیرس ہوں۔“ میر فرش ہے کہیں

ایسے ماحلات کو دیکھو:“  
”میں یہ لوگی بے پوش کس طرح ہوئی:“ حمید نے پڑنے  
سے پوچھا۔

”خدا ہی جانے:“ میں نے شویش آئیں یہیں جواب دیا:  
”ہمارے پیے چھپا داعم ہے:“

”وہ کچھ دیغامبوں دے پھر ہم نے کہا: روح کا خیال  
ہے کہم ہیں کبھی جرم نے نہیں کرنے کی کوشش کر رہے ہو:“

”فریبی نے کہی جزا دیا:“ براست داکٹر پرنس  
کی گھوکیں دیکھ رہا تھا۔

”میں تاریک کر کے لالے والتے کے متعلق یہاں خیال ہے:  
”کیا تم مجھے خیالات قائم کرنے کی شیں سمجھے ہوئے فریبی  
صحنچا گلاد:“

”اچھا ہیں تاریکیے کہ دلاشیں شکر کی ہیں یا پاٹا شکر  
پیرس کی:“

”فریبی جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ داکٹر پرنس  
فاس پس ہیں:“

”لہ پہست زیادہ سختی میں عطا:“  
”مکونی اپنی تباہ کاری دیکھ لو جیں کہ اس نے کہا:“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میں نہیں سمجھا اُکڑہ  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”وہ آئے تھا دی دوڑیں اس کے کچھ اور ان کے قدام میں  
اسی متناسب سے اٹھ رہے تھے جس رقتارے میں پہن پہلی رہا تھا۔

”پڑی ہوئی برس پلائی  
”ڈاکٹر پرنس پلائی“  
”ڈاکٹر پرنس پلائی“  
”لین میں تھیں بتاؤں گا، مزدانا، اچا، سب بیرون  
”فریبی اسی میں بھروسہ ہے، فریبی غیر معلوم طور پر سمجھیہ اور  
فارسخ تھا۔

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”تم نزدے دار ہواں کے دارخانے کی طرف ہیں مجھے:“  
”دھنگری طرف:“

”یہ درج کا انتظام ہے یہاں آنے والی تمام روہیں اس  
لوگی پر اعتماد کریں:“  
”اویسی وہ سے ان کے اعتاد میں فرق آنے کا امطلب  
پوسٹکے:“

”۲۰ خونجیں بدل کر گیوں آئتھے ہے  
”میں یہاں کا ایک دستے دا فیرس ہوں۔“ میر فرش ہے کہیں

ایسے ماحلات کو دیکھو:“  
”میں یہ لوگی بے پوش کس طرح ہوئی:“ حمید نے پڑنے  
سے پوچھا۔

”خدا ہی جانے:“ میں نے شویش آئیں یہیں جواب دیا:  
”ہمارے پیے چھپا داعم ہے:“

”وہ کچھ دیغامبوں دے پھر ہم نے کہا: روح کا خیال  
ہے کہم ہیں کبھی جرم نے نہیں کرنے کی کوشش کر رہے ہو:“

”فریبی نے کہی جزا دیا:“ براست داکٹر پرنس  
کی گھوکیں دیکھ رہا تھا۔

”میں تاریک کر کے لالے والتے کے متعلق یہاں خیال ہے:  
”کیا تم مجھے خیالات قائم کرنے کی شیں سمجھے ہوئے فریبی  
صحنچا گلاد:“

”اچھا ہیں تاریکیے کہ دلاشیں شکر کی ہیں یا پاٹا شکر  
پیرس کی:“

”فریبی جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ داکٹر پرنس  
فاس پس ہیں:“

”لہ پہست زیادہ سختی میں عطا:“  
”مکونی اپنی تباہ کاری دیکھ لو جیں کہ اس نے کہا:“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“  
”میرے ساری لذت بر جا ہو گئے“

پاس پایا جا سکتا ہے۔ اس کی طلب کی جوئی روہیں شاید مستقبل کا حال  
ہتھیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ آدمی ہر جا میں اپنے مستقبل سے باخبر رہنے  
کی خواہ رکھتا ہے۔ جو سکتا ہے کہ کوئی تھی نہیں اسی سلسلے میں  
ڈاکٹر پرنس سے خط و کتابت کی ہے۔ لہذا اس نکل کر جو اپنے میڈیا میڈیا  
طریقے سے سکتا ہے:

”تمہاری یہ دلیل مقول ہے لیکن کچھ اپنا نہیں ہے۔“  
”ادم وہ بائیں مجھے شرکے حمل حمل ہوں گی یہیں تھیں“

”چل پہنچو!“ فریبی اسے کاریں دیکھتا ہوا بولا۔  
”حیران گلی سیٹ پر میٹا ہوا جا بولتا ہے اور اپ انہوں کے  
تعلیم کی بڑی تباشی ہے:“

”تم اپنی ہوتے فریبی سے کار اسٹارٹ گرتے ہوئے کہ پہنچ بیٹھنے  
افتقات تھیں اس اور بے پڑھنا پڑتا ہے۔ تم خود کوں نہیں سوچے کہ  
وہ لاشیں کس قسم کی ہوں گے۔“

”میں کچھ کچھ کچھ کھو چکا ہوں۔ پھر من میں اسیں ہے میں قدمی  
معکوس حوالہ دیا:“ کیا جیسا ہے۔“

”ٹھیک ہے وہ پڑاں سال پرانی حنوط کی ہوئی تھیں ہیں۔  
میریں داکٹر پرنس نے کچھ زیاد خریدی تھیں اور ایسا نہیں اسی زمین  
کی بھداوی کے دروان نکل چکیں۔“

”تو اس طریقے پر لاشوں کے دراگ ہیں:“ حمید سارکر بولا:“ آپ  
ذردار اس باتوں کو ہم اپنی اپنی پارسراہ بکاری پر کشی کرتے ہیں لیکن ہاں  
وہ درس سے اس بات کیا ہیں ہم کل بتا پڑیں اپ کریں اور وہوں سے  
مشکل سمجھتے ہیں:“

”گریٹی کے جو داروں ساتھی ہیں اُنکا کریں گے نہیں ساٹھوں نے  
ایک تک اس بات کا تو احترام نہیں کیا کہ اس عمر میں اس  
رات دھی ووگ تھے لیکن چند ہم تین ہاتھیں میں نے اُن سے معلوم  
کر لی ہیں:“

”بھی...“

”گریٹی کس اگری سے فون پر احکامات ماحصل کرنا تھا لیکن دہ  
اس اگری شخصیت پر بدشی نہیں ٹال کے۔ ان میں سے ایک  
جو شاید تیکریوں سے کچھ زیادہ ماحکمات رکھتا ہے، سید ہاہریا  
ہے۔ اُسی نے بکر کے ہاؤزی کی شاندی ہی کی ہے۔ گریٹی اکثر اسے سماحت  
حاصل کرنے کے لیے دی تھی:“

”ویکھی: اس سے ہمیں دوں کا تھانہ نہیں ظاہر ہوتا:“ حمید  
نے کہا۔

”میں ہم...“

”میرے سالات میں ڈاکٹر پرنس کا یہ پڑی شہر میں کسی کیمی  
نہیں کیا ہے حمید نے پوچھا۔“

141

”کچھ روہیں سیرے قبضے نہیں ہیں،“ داکٹر: حمید بولا: ”ہبڑو  
ہل سے مدد طلب کر دو:“  
”میکنی ٹپیں تو جوں ہیں ہیں“  
”پڑی لاخ برس پلائی“  
”ڈاکٹر پرنس پلائی“  
”لین میں تھیں بتاؤں گا، مزدانا، اچا، سب بیرون  
”فریبی اسی میں بھروسہ ہے، فریبی غیر معلوم طور پر سمجھیہ اور  
فارسخ تھا۔

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

”آس کیا خیال ہے تو ہمیں نے اسے چھپا:“  
”کچھ نہیں وقت کی برابری ہے، اس کیں میں میراول  
ہنس لگ رہا:“

مہیں...

اس کے متعلق بحاجت کوں وہ چاروں بہت زیادہ

متلاط نظر کرتے ہیں:

حیدر چند سخے خاموش رہا پھر بولا تھا پھر آپ پکیں گے

پڑو کر دیجئے۔ آپ اس سے کچھ آنا بھی گئے ہیں:

"اوہ فرمی تو ششی سے: فرمی مکار بولائیں سچے میں

ایک قاتے دا آدمی دیکھنا چاہتا ہوں اور میں آنکل ایک دوسرے

مشتعل میں کچھ آنجا ہوا ہوں:

"مکان سائنسہ:

تمہیں پورپ کا مشپد بیک ملے یونار گاہے ہے:

"اچھی طرح:

"زندگی میں پہلی بار اسے میری ہی درجے سے مختکریاں غصہ

نہیں ہیں:

"مجھے یہ بھی یاد ہے:

"وہ انٹکٹ کے ایک قیر غانے میں ترقی کی مزاحمت بدلاتا۔

ہر فن تو پہلے ٹھیک اسے سوت ہیں میں اس پکی کتنے نہیں

ثابت ہو سکا تھا ہر حال قیصر مختصر یہ لودہ جیل سے فرار گیا ہے:

"تو آپ کیل کوئندیں، انٹکٹیاں جانے اور پوتا را۔

"یہ بات نہیں ہے فرنڈ، تم اس کی بچپنی مہری سے تف

نہیں ہے۔ یونار ڈیسے اسیں پوچھنا نہیں جانتا، جن کی ذات سے

اے ذوالجلالی تھان پہنچا ہو:

"مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کا کچھ نہیں بکار سکتے؛ حیدر بلا۔

"زندگا خوش نہیں ابھی ہیز نہیں ہے۔ اندھے سے ائمہ

مئی تیر کا منڈ کوں وو سکتا ہے۔ میرا راؤ کبھی کھل کر سائے نہیں

آتا، اگر اس کے شکار دک کی فہرست دیکھو تو اس میں تھیں

پڑی تھی الدوسری سرپاں کی دنگ کے بندلا مارکہ فلمی کرواریوں کی سی

اسکاٹ لیڈز یار دک کی، ہر ہرین داع غیلیں گے اس کی پکی دعویٰ لیڈز،

چیفت اسپکر اڈاٹن، سارجٹ گرام، پرمنڈٹ مارٹس، سمٹ

ڈریوری سب پوچھنے کے اصول مغل ہوئے یعنی جب اس پوچھنے

چاپا گیا لودہ یہیں بھی اسکی مغل کارکب نتابت ہو سکا:

"تو آپ اس سخن خون زدہ ہیں:

"ستقل کے متعلق جو تو میش سوچتے ہے، ہر حال میں خوف

نہیں کبلاتی؟

"وہ کب فرار ہے؟

"آج سے میں ون قلب کی بات ہے:

"اوہ، تسب قرہان لوگوں میں نہیں ہو سکتا، حیدر ہے۔

"یو لوگ فرمی خاترات آمیر مکار امہت کے سامنے بیلا یہ

صح کے آٹھنچھے تھے میں حیدر ہمیں جس خانے لے رہا

تھا، وکریں کے جگانے سے وہ بھاکیا اُختنا اتر جب فرمی نے

خود ہی اس کی زحمت برداشت کی تھا میں پوریست گی۔

لگ تو سخرے ہیں"

تمہارے ہیں تھیں مجھے دیتے ہیں نا۔

"تمہارے ہیں تھیں مجھے دیتے ہیں نا۔

نہیں بجاو گے:

پتھریں رات کو دیجے تھے یا تین... دو دو دی سوتے ہوتے

ہر ٹوکر اٹھ بیٹھی تکن اسے اپنی اٹھوں پر تھیں نہیں آیا۔ وہ تو کوئی

ہاڑز کے اک آدم دکھ میں میں سوتی سچے ہر اس بوقت میں میاں نہیں

کپال سے سپنی پورا چاند آسان پر چمک رہا تھا اور جا رہا لہن پچھے

پھر کی دھوکا پاندنی بھری پیچی

لطفتی تو بکھار کر کھڑی ہو جا۔ خوار

دی کی جمع کلکی۔ پلے تو وہ سچی حق کر شاید خوب دیکھ رہی ہے میں

آب قیرین ہو گیا کہ میں تھیت ہے ایک ڈری،

اس کے منزے میں تو مارکی جھیں لکھیں اور دھرام سے زین

پر گر گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھا کہ وہ ہکا ہے اور اس

دیلنے میں کیونکر پہنچی۔

"یوں اونچ ہے میں بکھار کر گھوٹی پھر کے نہ سے ایک ڈری،

اس عجیب الخلقت آدمی نے جیپ پاٹ تیکی سے کوئی ناک

سیاہ ٹکہ کا دنکا نکل رہا تھا سے دیڑھی کی میں پر کھنٹا شروع

کیا۔ بنداد سن گیرا تو اسکی دو سوچیں

کا نام دیڑھی ہے۔ اس نے خوبی کے ساتھ پاٹ کیا۔

"بس اب ادھر چاہا، اس نے کہا۔

دیڑھی نے پر بھرے چون دپرا تیکی کی۔

اے، میں تھیں باڑاں گا، اس عجیب الخلقت آدمی نے

کپاہری سسی کی بکھار دیکھ لی۔

دھری کے علی سے سچی گھٹی سی جنیں نکلنے لگیں اور پھر

بے پر شش پوچھی۔

"دوسرے لمبے میں ایک عجیب الخلقت آدمی اس کے سامنے

کھڑا ہے۔

اس کے سر پر اسی نوک کے بندلا مارکہ فلمی کرواریوں کی سی

پڑی تھی الدوسری سرپاں کی دنگ کے بندلا مارکہ فلمی کرواریوں کی سی

پھر جو دیڑھی اس کی طرف ہے۔ وہ قبھری کی دم سے اس نے شاید حقی کہ اس کا

پھیلا دھوڑی سے آگے بھیں تھا لیں بانی میں نیتھیں تک جیل آئیں

حقی اور تو پچھیں نہارا۔

"ت.. تم کوں ہوئے دیڑھی نے خوف نہ دہا اور میں پوچھا۔

"تم کوں ہوئے اسی کوئی نے تھیں اسی اسی پر جھا۔ اسی بار

اس کی اوناچپی اسی حق بیسے کوئی بیسی اسی کی طرف ہوتے گی ہو۔

"میں دیڑھی ہوں وہ بھکل کر ہو۔

"معذیتی... میں تم تو بورت سلم ہوئی ہوں

"میر نام معذیتی ہے۔

"دیڑھی... یہ کیسا دھیمات نام ہے۔ کم اکم بنداد میں تھا یہ

لگ تو سخرے ہیں"

143

"ضھیرِ رائیک مالی پانی لاڑی" فریدی نے ذکر کو اواز دی۔  
جسید اچھل ریتھیں گے۔

"اپ جانتے ہیں ہیں وہ بولنا یہ پانچ بجے سوایاں ہیں"

"یہ تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ بجے سویں تک کس کر لے رہے ہیں؟  
تو اس طرح جھاگر... بیرات خیال ہے کہ اپنے میری داش کو  
بیس پریشان کریں گے۔ مرلے کی وہ بیٹاؤں کیں حالات میں مرے...  
ثابت کر دئتم رکنے ہے ہو۔ سویں میں منتقل دیل چاہتا ہوں:  
فریدی بنستے لگا لیکن پھر سنبھلی گئی سے بولا۔  
کھوئے ہو جاؤ:

"میں اسے بھوتنا جاؤں گا":  
ایک لڑکی کا سامدھنا تا فریدی نے تین بیجیں کیا ہیں  
یہ تم نے دوبارہ اس عمارت میں گئے کاشطہ مولیٰ یا۔ ابھی میں  
نے آسی قسم کا کوئی کام پر کیا ہوا تو ممکن کر رہا تا۔

"مگر یہ تو یہی کارپ میرے پیچے کیوں گلے ہوئے ہے؟  
فریدی نے کافی بوقتی جانتے کہ میں پانچ بجے تک کام کرتا رہوں؟  
تو اب تھیں کام کی زوریت بھی بتان پڑے گی:

"میں قبل از وقت کچھ بھی بتاں؟ حمید نے فریدی کی نفل  
کرپاں کام نکان پاچتا ہیں۔ حمید گلے ہوئے ہے۔  
تم رات بھر جھوک مارتے رہے ہو ذریعی بُر سامنہ تاکر بولا۔  
میاں مجھ پہنچنے والی حماقات کا مقصد تا سکو گے؟  
نیا مطلب ہے؟

"یعنی؟  
کچھ بھی نہیں نہیں پتے۔ نہیں سریات کی عام اجازت  
ہے۔ ان لوگوں سے طریقہ دل ہلپے پیش آؤ:

"ہوں! سمجھا ڈھیں نے صراحتاً کہ اسے چند لمحے خاموش  
را پھر اولاد آپنے ان لوگوں کے لیے کیا جائیکہ بھلی رات کو  
تاریک کر کر میں موجود تھے:

"ان کے لیے کیا تھا؟  
ان سے کہ ادا کار معلوم ہی کیا جاسکتا ہے کہ وہ اچاک  
ہیں غائب ہو گئے تھے:

"وقت کی بہلوی حیدر صاحب۔ وہ بھی دہیں گے کیوں اکثر  
ہیں پہنچا کرے اسے یقیناً ان لوگوں پر اتنا ہی اختصار ہے ہو اور نہ  
وہ اسی صفائی سے اُٹا سانے کی کوشش رہتا۔ اس کی نیند  
پوچھ لے جیں تو قریب جواب ملے گا کہ وہاں سے ایک سیکنڈ کے  
بہت میل ہے۔ وہ بھی طریقہ دل کا خاتما ہے فوراً ہی تذیر  
یے میں نہیں بنتے تھے۔ وہ بے دری تھا لگا گھونٹ دیتا ہے:

"ذکری ہوتی تو تم گئے تھے۔ اس کی وجہ سے ایک دل جسپ بات بتا داں؟  
گریٹی صفات پر۔ کہ دیا گیا ہے۔ خاص بیان کا ایک بڑی  
ادھ... نہیں۔ مجھے تین ہے کہ باتھے میں کافی بھیں

"یکن کل تم لوگ میکاپ میں کوئی آئے تھے؟  
حالانکہ تھا تو پہاڑیے یحید شندھی سانس لے کر بولا۔ لیکن  
میں تم لوگوں کے کلاالت سے بہت محروم ہوں:  
جیسا خاموش ہو کر پاپ میں تباہ کو جرنے لگا۔  
اچھا تو تم من ہی لوگوں رات کریں نے روزی کو بہت ہی  
پریشان کیا ہے۔  
روزی کوں ہے؟  
وہی لڑکی جس کا روخوں سے تعلق ہے:  
ادھ... لوگوں پر پریشان کیا؟  
ادھ... کسی میرے حوال کا جواب نہیں دیا:  
یہیں تو مسلم نہیں ہو سکا۔ وہاں سے یہ جس کے نیت ان  
سے اٹھاے گیا تھا اور بھروسہ بارہ بے ہوش تر کے سین داں گیا۔  
ادھ مگر نہیں۔ قم نے میرے حوال کا جواب نہیں دیا:  
کسی حوال کا ہے؟  
یہیں کر کل تم میک اپ میں کوئی آئے تھے؟  
بات یہ ہے، ذکر کر تم لوگ میکریں۔ بھیں تھا۔ متعلق  
ایک غلط اطلاع میں تھی؟  
کیسی اطلاع؟

"ادھ... مجھے ذہرا تے ہوئے شرم اور ہی ہے:  
وہیوں میں بہت پریشان ہوں کہیں... مجھے الجھن میں  
مت ڈالوں  
مکہ باتوں دلکش ہیاں کے ایک بڑے تھار نے تھار خلاف  
یہ شکایت کی تھی کہ تم لا شوں سے زیادہ لوگوں کا یوپ کر کرے ہو۔  
کس نے شکایت کی تھی ہو۔ دلکش من نے حسیدے کہا: آج ہیں  
اپنا وعدہ پر ڈالوں گا؟  
فوس کر یہ باتا میرے لئے کے اصول کے خلاف ہے۔  
حمدی نے غصہ صورت بن کر کہا۔  
یہ صراحت مھوگوٹ ہے اور میں اس سلسلے میں کھل ہوئی تھیں تھیں  
کی دخواست کرتا ہوں؟  
اُس کی صورت نہیں ہے ذکر، حید نے روم لجیں گے۔  
مکہ ہم مطہن ہو کر ہیاں سے گئے تھے۔ اب تم تھا ذکر اس بڑی کے  
متعلق تم کیا ہے تھے؟  
مگر کتنا بڑا ذکر اس لازم ہے کیا تم لوگوں کی نظریں میں  
کرسکوں؟  
کرنل نہیں آئے ہیں نے پوچھا۔  
ہاں وہ آج کل بہت مشغول ہیں:  
میں اس سلسلے میں اسے بات کرنا چاہتا ہوں:  
وہ اسے مشغول ہیں کہ انہوں نے اپنی جگہ مجھے بھیجا ہے۔ درہ  
تم نے مجھے تو دعویہ ہیں کیا تھا؟

سرایا رہے؟  
کیا وہ اپنی لوگوں میں سے تو نہیں ہے جو جکل داں مو جو دھی?  
میں نہیں ان میں سے نہیں تھا۔ فریدی نے کھا پھر سکا سلکا کر  
پہنچنے کچھ سوچا رہا۔  
وکھوں: اس نے پھر حیدر مغل اخاطب کیا: آج ہم سن نے  
ہیں غاص طور پر ملکیا ہے۔ تم شک سات بجے داں ہیج جانا:  
کریں ہیا آپ نہیں بائیں ہے:  
وچھر مجھے ناشتر کر لینے دیکھیے۔ درہ آپ جو کچھ بھی کہیں گے۔  
میں اسے بھوتنا جاؤں گا:

ایک بات میں تھیں تباہیں تباہوں۔ روشنی سے ہمیشہ ہو شیار  
رہتا۔ وہ تھل کر دینے کے معاملے میں دیا لوگی کی حد تک پہنچی  
سکتا ہے۔  
روینہ دی چکنی کھوڑی مللا:

وہی فریدی نے کب اچھے لمحے سوچتا۔ اپنے کرے سے  
پلا گیا۔

شک سات بجے حیدر کے ہاذہ بیجی گیا لیکن اس کا  
استقبال بڑی سر و همیزی کے ساتھ کیا گیا۔ اس وقت دھی عمارت میں  
تھامہاں تھامہاں داں سب کے چھرے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم  
ہو رہا تھا جیسے کہ تو خوشگوار واقعہ پیش آیا ہے۔  
جیسے فوس سے ہے ذکر اس من نے حسیدے کہا: آج ہیں  
کہاں پر ڈالوں گا؟  
کیوں! روسیں ابھی بھک نا لاض ہیں۔ حمید نے شنیدگی کیا ہے۔  
بس ختم کرو، وہ اس بات کو کیکن۔ اس نے بہت بڑا سا  
ٹھہر کر کہا: ہم لوگ ہی بیاں سے ٹپے جائیں گے۔  
کیوں کیا بات ہے؟  
کوئی ہم خود خواہ پریشان کر رہا ہے:

یعنی ذرا ضافت کر دو ذکر... ہم کر سکتا ہے، میں کوئی نہ  
کر سکوں؟  
کرنل نہیں آئے ہیں نے پوچھا۔  
ہاں وہ آج کل بہت مشغول ہیں:  
میں اس سلسلے میں اسے بات کرنا چاہتا ہوں:  
وہ اسے مشغول ہیں کہ انہوں نے اپنی جگہ مجھے بھیجا ہے۔ درہ  
تم نے مجھے تو دعویہ ہیں کیا تھا؟

ہمیں تھا:

میاں داں روشنی تھی فریدی نے کہا۔

"نہیں... اندھر تھا:

پھر تم کے کہ کے ہو کر داں کوئی نہیں تھا:

اچھا چلیے ہیں بتا دیجیے کہ آپ نے تمہیر کیا فریڈی تھی؟

بچوں کی سی یکس تھکت کر فریڈی تھی: فریدی مکمل کر لواہ۔  
چند لمحے کے لیے بننا پڑا تھا۔ جیسے یہ ہم کو وہ ہشت کر کے چھ سو گیا تھا۔

تم بتا دو کس کا مقصد تھا؟  
مقصد تو بھی ہے خود میری سمجھیں نہیں آسکا: حیدر کھوڑی  
سیستھا ہو ایسا۔

"دوچار گئے پھر ڈول گا تیر پر دھڑک دھوٹ میں تھا:

حیدر یہ پیٹھی کھوڑی کو گھوڑے کے گلے ہوئے تھے۔  
فریدی نے کافی بوقتی جانتے کہ میں پانچ بجے تک کام کرتا رہوں؟

چند لمحے شاموٹی رہی... چند لمحے ہو جا بیٹھے گئی تھیں:

پھر حمید بوجا ہیں کہیں تھا؟ حمید نے فریدی کی نفل  
کرپاں کام نکان پاچتا ہیں:

"تم رات بھر جھوک مارتے رہے ہو ذریعی بُر سامنہ تاکر بولا۔  
میاں مجھ پہنچنے والی حماقات کا مقصد تا سکو گے؟

"نیا مطلب ہے؟  
رات والی حماقات کا مقصد... یعنی بنداد سن گیا  
سوکیں؟

"کہاں کیا جائیں؟  
وقت نہ بیکار کرو ذریعی بھنڈالاگی۔

دیکھیے، میں یہ سب اپنے طور پر رہا ہوں؟  
میں خایز زندگی بھر تھا دھرتے ملٹیز نہ ہو کر دیں

گا۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ اگر میں داں نہ ہوتا تو رات ہی تھارے  
پڑنے اُٹنے تو تھے:

"اب تھا غواہ دکان رکھیے ذریعہ پتے گا۔  
ہمیں پہنچا کرے اسے یقیناً ان لوگوں پر اتنا ہی اختصار ہے ہو اور نہ

وہ اسی صفائی سے اُٹا سانے کی کوشش رہتا۔ اس کی نیند  
پوچھ لے جیں تو قریب جواب ملے گا کہ وہاں سے ایک سیکنڈ کے

بیٹے ہیں نہیں تھے تھے۔ وہ بے دری تھا لگا گھونٹ دیتا ہے:

ذکری ہوتی تو تم گئے تھے۔ وہ بے دری تھا لگا گھونٹ دیتا ہے:

"ادھ... نہیں۔ مجھے تین ہے کہ باتھے میں کافی بڑی

144

پڑھاں دی۔  
 ”واقعی ہاکر۔“ روزیشی نے کچھ کہتا چاہا ایکن بے کسی میں کے  
 پھر پر پیسے کی بزدیں تھیں جیسیں وہ دہل سے خٹک کر ہی تھی۔  
 اپنک وہ جانپنا اٹھجیر کرے میں واپس ہا جو دربان کی حیثیت  
 سے بہامے سے میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس نے داکٹر ہمن کو کسی کا لاقاتی  
 کا شدیدیا۔  
 ”اے... بگن فریڈی!“ داکٹر ہمن نے تھیرے لے جائے ہے۔  
 باڑا... انھیں بیاس لاؤ۔  
 انہیں پلا گی اور سفری دی جو عفریتی کرے ہے میں واپس ہوں۔  
 میں جاتا تھا کہ تم پسیں ہو گے: اس نے ہمیں کو عصیل اور  
 میں مخاطب کیا اور یہید کیجیے بکھلا گیا۔  
 ”میں نے تھیں من کی خاتمہ اب بیاس ہیں آؤ۔  
 کیا مطلب ہے؟“  
 ”شٹ اپ!“ فریڈی اتنے ندو سے چھا کر کرے کی دیواریں  
 جھینپھاں ہیں پھر اس نے داکٹر ہمن سے کہا: ”اب تم نے اسے  
 اپنے سال آئے دیا تو اپنی لڑکوں کی برداشت کے خود سے دار ہو گے  
 اور میں اسی میں کلکیتہ نسلیں گا، سمجھے۔  
 ”مگر کتن...“ میں نے کچھ کہتا چھل گا۔  
 یکن فریڈی اس کی طرف دھیان دیے بغیر ہمی کو دوڑاں کے  
 درفت دھیلتا ہوا بولا: تکلیف ہاں سے۔  
 ہمیک دیساں گھوس ہو رہا تھا میسے دھبرے ہاں میں نشگا کر دیا  
 گیا ہے۔

☆

سڑک سک پہنچتے پہنچتے ہمیاپے سے باہر ہو گا۔ غصے کے  
 مارے اس کا جیب حل تھا۔ ذہن میں فریڈی کے خلاف کمی بڑے  
 الفاظ لگتے رہے تھے اسی غصے کی نیادی گھوڑھت دی تھی وہ خود  
 اپنے کی احتجاج بے بس ہو گرہ مگی تھا۔ ابھی وہ کہیجی بھی  
 پسچے نہ کر سکیں داکٹر ہمن کی اولاد نامی دی جو اپنی پنکھا  
 ہوتا تیری سے اسی لافت آئے۔ احمد فریڈی اُک گایا ان اس کا باہر  
 اب جیسی ہمیکی گورن پر چا۔  
 ”مگر کتن!“ خراحتی خلکی کی کیا وجہ ہے۔ دوست مہرو...  
 کوئی گفتگو کریں گے یہ کیا کہ اسے اور کھرے ہی کھرے پلی دیتے  
 داکٹر ہمن فریڈی کے قرب بہت بڑا بولا۔  
 ”میں بہت عیم الفصلت آؤ ہوں:“ فریڈی نے خلف  
 ہبے میں کہا۔

میں اسی کی روح کو دوستی طور پر اپس مالا دینا بھی بات نہیں ہے  
 داکٹر ہمن کے خلاف یہاں کے تھے جیسی ایسا کر سکتے ہیں۔ قم نے فرخون  
 کی میں کی طرح اگر اس کی روح کو تھوڑی دیر کے لیے رجوع کر لیا تو  
 یکوئی بڑا کار نہ مہم بہلائے گا۔  
 حمید کری سے اٹھ کر میٹل پیس کی طرف گیا اسی تھی دانت  
 کی چومیا کو اٹھی پر کچھ کھوئے والیں آپا پرے میں پر رکھتا ہوا بولا  
 یا ایک بے سبان چومیا ہے۔ ایک گلول نامی تم سے کوشت پورت  
 میں لا سکتے ہوئے۔  
 ”میں بھائی:“ داکٹر ہمن مضمک کا نہاد میں ہنسنا ہوا بولا۔  
 ”میرے سب کا دوڑ نہیں:“  
 داکٹر ہمن، حمید کا مضمک اٹھ رہا تھا ایک روزی ہیست  
 نیادہ سمجھے نظر اسی تھی۔  
 ”اچھا ڈاکٹر۔“ قوم دنیا ایکھیں گل رکھا، میں اسے نہ رف  
 زندہ چھیا میں تبدیل کر دوں گا بھر جھنی دی کہو گے اسے نہ تابیں  
 رہوں گا۔  
 ”میں پھر منہنے گا۔“ روزیشی نے اپنے اٹھا کر اسے غاموش  
 رہنے کا شارہ کیا۔ حمید نے اٹھا بھک جو سا شروع کر دی تھی اور  
 ساختہ ہی ساختہ و طرح طرح کے پور پہاڑ اچھت کو دیتا ہی جو دھما  
 پھر ان دونوں کوئی نہ معلوم ہو سکا۔ اکبھی دانت کی چھیا جسے  
 کی جیب میں اٹھی اور بکھر دوں اس کی پانچ تھوڑی جیب سے نکل گئی  
 یعنی پر اٹھی۔ جیسے ہی حمید نے اسے دوڑنے اپنے پرے ہٹائے  
 روزیشی کے نہ سے ہلی سی سچھ تکل فی۔ اور داکٹر ہمن حیرت  
 سے ہمیکیں چھاٹے اٹھے جگ گیا۔

”بجو... اب تم نچا۔“ میں جس دم پر چاہوں گا تھیں  
 اسی پر نچا بڑے گا: حمید نے بچہ ہیاں طرف دیکھ کر کہا: ”تم بھی  
 داکٹر ہمن اور درد بھی کی ہم وطن ہو،“ پوچھیے ہیاں:  
 ”یہی حمید نے یہی شروع کی، تبہیت یا تھوڑی ہمیا نیز پر  
 پھکنے لگی۔  
 داکٹر ہمن کی گھوسی میں جیت تھی اور اس کے ہونت  
 لکھے ہوئے تھے۔  
 روزیشی کے چہرے پر خوف و حریت کے لیے ملے اشارتے۔  
 ”باس ہا جاؤ... میں ہا جاؤ...“ آٹھی جیب میں آٹھی ہمید  
 نے گھوس اندھیں میر کھٹکھٹاٹی اور چھپہیا اس کے کوٹ کی سبب  
 میں گھس گئی۔  
 حمید نے اسی جیب سے اپنی دانت کی چومیا نکال کر زیر

داکٹر ہمن نے دسب کچھ دہرا لیا۔ اس سے روزیشی دو  
 چار ہوئی تھیں اس دو دن میں اس نے روزیشی کو بھی وہیں لوایا  
 تھام حید نے پورا واقعہ ہمن لینے کے بعد اس سے دوچار سوانح  
 کیے اور اس کی مشریق آزاد رے لکھتے اندھرے ہو گیا۔  
 ”بالکل ٹھیک ہے داکٹر۔ یہ سب کچھ تھیں خوف زدہ ہی  
 کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔  
 ”پورا نہیں: میں یہ کام بند نہیں کر دیں گا، اس وقت تک  
 جب تک خود حکومت ہی نہ روک دے:“ داکٹر ہمن سے نہ کم  
 لجئیں کہا۔  
 ”یہ کہو ڈاکٹر!“ روزیشی نے اپنے میٹل پیس کے جتنا میڈیں  
 پہلے تھے۔ تھاری تہذیب نے اس پر ایک نیا خلاف صورت پڑھا دیا۔  
 نیکن غلاف کے پیچے دبی اعلیٰت ہے جو صدیوں پہلے تھی...  
 ہیاں کے بادوڑ تھیں یہ کام بند کرنے پر مجید کر دیں گے۔  
 ”جادو گر...“

”اے، مجھے بھی شدید ہے۔“  
 ”غائبان میں سے بھی زیادہ تر تاجر ہی ہوں گے:“  
 ”میں دوست ہے:“  
 ”شیک...“ ہمید سر بلکہ بولا: تاجر کا مستقبل کی ہو سکتا ہے۔  
 بازار کا انتار اور جھاؤ:“  
 ”یقیناً...“

بازار کا انتار اور جھاؤ: حمید ایک لمبی ساش لے کر امام گریس  
 میں دارہ ہتھا پھوپھوالہ بانار کا انتار جھاؤ ان کا مستقبل ہے۔ وہ اس  
 کے متعدد صورت کرنا چاہتے ہیں لیکن داکن داکن تو سورپک کچھ اوپ ایسے بھی  
 ہوں گے جسیں وہ جو کی پیش نکلیں گے کہاں پر اسے کھر دی جائے۔  
 ”دیکھو!“ اٹھا گئے اس بات پر مجید دکر دکر مجھے ہی تھیں اپنا  
 کوئی کارنا نامہ نہیں:“  
 ”لکیا کارنا نامہ ہے:“  
 ”جادو کارکر شرم:“

”تم!“ داکٹر ہمن خمارت سے نہیں کر رہا گیا۔  
 ”ایسا تم جادو گر بھی ہر ہی روزیشی نے اعلما کر رہا ہے۔  
 ”زیادہ بڑا جادو گر تو نہیں ہوں گے اس کی بھائیں قبل از وقت ہی بند ہو  
 گئی۔ اب بتاؤ اس شخص کا کتنا پڑا تھا انہیں بجا جاؤ اس کا اسٹاک  
 لکھتا ہے:“

”شیک ہے۔ میں سمجھ گیا:“  
 ”میں تو ایسے ہی لوگ تھا رے خلاف سازش کر کے ہیں۔  
 جنہیں تھاری پیش گروپوں سے نقصان پہنچنے کا اندیش ہوا۔“  
 ”میں بالکل سمجھ گیا کیسیں،“ قطعی سمجھ گیا اور یہ بھی سمجھا گی  
 پچھلی رات روزیشی کے ساتھ وہ حکمت یوں کی گئی تھی:“  
 ”حرکت کی گئی تھی:“ ہمید ایکھیں پچھاڑ کر بولا:“  
 ”کچھ نہیں!“ اس کا مقصد محض خوف زدہ کرنا تھا۔ میں پورا  
 دا قریباً تھا ہوں!“

پہنچوں پر چیف نے... ہے۔

"اوہ... چھڑ دا سے... وہ مجھے کوئی معلوم ہوتا ہے؟"

"اچھا دا افریں ٹروڈ اون گا!"

"بہت اچھے۔ میں غصہ کے آٹا دوسری طرف سے آتا ہے؟"

"فون کا سلسلہ دوسری طرف سے منتظر ہوں گا؟"

"میں بہت سمجھا:

گوشی نے ضمانت پر دہراتے ہیں اپنے شراب خانے کاٹتے

کیا تھا، اس کے پڑی اس کی گفتگو اسی پر ٹوٹ گئی۔ وہ سمجھے تھے

کہ شاید اس سے بیہم کے لیے بخات مل گئی پر کافی تھی۔

محلوم کر کر میں بڑی دیرتک بہت سمجھی۔ تم نے کسی صفائی سے

ہمیں اُنچی خبر سمجھی تھی کہ اس پر اس کی جگہ کوئی قتل کا الام

کیوں کر جو ہوں گر سخنان اور تربیت مکن ہے؟

لگایا جاتا ہے یہیں جب اپنی اطلاع میں کوہ ضمانت پر رکار دیا جائے۔

بے توہن اپنے بھروسے کے لیے بڑی بوجوں کی اس کے پاس پہنچنے لگے

"ہاں... ہے تو؟"

مکرم خیال ہے کہ تھا چھپے کو توں کے بارے میں اچھی

لائے نہیں کھتھا۔

تم شیک جھیں "جید نے پہاامت بنا کر کہا۔ اگر اس کا بس

پہنچنا توہن عورت کی بجا تھے کسی مدد کے پیش سے پہنچا ہونے کی کوشش

کرتا ہے؟ جواب میں جید نے ایک سرمهلا اپنے سنا۔

"جیسا چھوڑو، اس کی دوست کا اگر ہے ہوڑہ

"اُنہیں بیکاں نے میرے ہچپت کی لکھنواری نہیں سنی تھی:

"تھی تھی... اسی لیے میں نے یہ کہا تھا کہ عورتوں کے

بارے میں وہ بچی راتے ہیں رکتا۔ تم بہت جو کہم خوبی لوگ

کرنے کی کوشش کرتا تھا اور سوچا ہر ہاں میں ایک فدا کرتا کی طرح

اس کے اشارے پر دم بانٹا لکھتی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید

اب سوچا ہی سی عورت اس کی زندگی میں کچھ داخل نہ ہو سکے۔

وہ مبتلا بھاوس رامبڑی میں آیا جاں اس نے سوچا کو بڑی

دریشی نے کہا۔

اس کے بعد جید کے کان میں بکی سی بھینجا بہت گنجی رہی۔

شاید بڑی تھی اور اُنہیں میں لکھنواری کرنے لگے تھے۔ میں... چند

لمحوں کے بعد بڑی تھی کی آواز اُنی۔ وہ آہتہ

آہتہ کو کوئی ملکے کی طرف بڑھنے لگا اور بچر اس کے قریب پہنچ گراں

کے سامنے پھر تھری کی پیدا ہو گئی۔

وہ حب پاپ کھرا رہا۔ اس کے کانوں میں گرجے کی گھٹیاں

نکھلے تھیں تیر قسم کی گھٹیاں جن کی جھنجھاہت اے اپنے سائے

جسم میں محسوس ہو رہی تھی اور پچھٹنیوں کے اس شور میں اسے سوچنا

چلنا ہو گا۔ سمجھے اور تھا رے ساخت تھاری چھر میاں کی ہو گی اور سنو۔

جو ان آدمی رقص کے پروگرام میں ساڑھا امریکن کاک میں بھی شامل

اُدازیں لئی پُر دگی تھی۔ جب وہ اسے پیٹکر تھا تھا توہہ ایسی ہی

"مہل... بکیات ہے؟"

"کیا آج ذات گے وہ بے ساختہ بیش پڑی۔"

"ٹروڈ اون گا" حمید دانت پیس کر بولا۔

"اپ غصہ میں محسوس ہو رہے ہیں توہری طرف سے آتا ہے؟"

"مگر یہ تھا ہی توہری طرف سے نکلنے گا؟"

"کیوں؟ میں بہت سمجھا:

اگر ذات والا واقعہ حقیقت پر میں ہوتا تویں تم سے غائب

ہوں گیں اس دقت خاصائض اڑا رہے۔ ڈاٹرک نبافی اصل اتفاق

کہ شاید اس سے بیہم کے لیے بخات مل گئی پر کافی تھی۔

محلوم کر کر میں بڑی دیرتک بہت سمجھی۔ تم نے کسی صفائی سے

ہمیں اُنچی خبر سمجھی تھی کہ اس پر اس کی جگہ کوئی قتل کا الام

کیوں کر جو ہوں گر سخنان اور تربیت مکن ہے؟

لگایا جاتا ہے یہیں جب اپنی اطلاع میں کوہ ضمانت پر رکار دیا جائے۔

بے توہن اپنے بھروسے کے لیے بڑی بوجوں کی اس کے پاس پہنچنے لگے

"مکرم خیال ہے کہ تھا چھپے کو توں کے بارے میں اچھی

لائے نہیں کھتھا۔

تم شیک جھیں "جید نے پہاامت بنا کر کہا۔ اگر اس کا بس

پہنچنا توہن عورت کی بجا تھے کسی مدد کے پیش سے پہنچا ہونے کی کوشش

کرتا ہے؟ جواب میں جید نے ایک سرمهلا اپنے سنا۔

"جیسا چھوڑو، اس کی دوست کا اگر ہے ہوڑہ

"اُنہیں بیکاں نے میرے ہچپت کی لکھنواری نہیں سنی تھی:

"تھی تھی... اسی لیے میں نے یہ کہا تھا کہ عورتوں کے

بارے میں وہ بچی راتے ہیں رکتا۔ تم بہت جو کہم خوبی لوگ

کرنے کی کوشش کرتا تھا اور سوچا ہر ہاں میں ایک فدا کرتا کی طرح

اس کے اشارے پر دم بانٹا لکھتی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید

اب سوچا ہی سی عورت اس کی زندگی میں کچھ داخل نہ ہو سکے۔

وہ مبتلا بھاوس رامبڑی میں آیا جاں اس نے سوچا کو بڑی

دریشی نے کہا۔

اس کے بعد جید کے کان میں بکی سی بھینجا بہت گنجی رہی۔

شاید بڑی تھی اور اُنہیں میں لکھنواری کرنے لگے تھے۔ میں... چند

لمحوں کے بعد بڑی تھی کی آواز اُنی۔ وہ آہتہ

آہتہ کو کوئی ملکے کی طرف بڑھنے لگا اور بچر اس کے قریب پہنچ گراں

کے سامنے پھر تھری کی پیدا ہو گئی۔

وہ حب پاپ کھرا رہا۔ اس کے کانوں میں گرجے کی گھٹیاں

نکھلے تھیں تیر قسم کی گھٹیاں جن کی جھنجھاہت اے اپنے سائے

جسم میں محسوس ہو رہی تھی اور پچھٹنیوں کے اس شور میں اسے سوچنا

چلنا ہو گا۔ سمجھے اور تھا رے ساخت تھاری چھر میاں کی ہو گی اور سنو۔

جو ان آدمی رقص کے پروگرام میں ساڑھا امریکن کاک میں بھی شامل

اُدازیں لئی پُر دگی تھی۔ جب وہ اسے پیٹکر تھا تھا توہہ ایسی ہی

"میکن کل اتنے عدیم الفرست نہیں تھے:

"مجھے افسوس ہے، میکن ایک غلط فہمی کی پناہ بیان چلایا

تھا۔ آپ کوئی بات نہیں:

"وہ تو مجھ پسے ہی صلح ہو چکا ہے:

غائب اسی نالائق سے حاصل ہوا جو کہا:

"اوہ... اُنہیں نالائق نہ کہو۔ تو قبیلے ہی کمال کے آدمی ہیں

بے جان پھر دوں بیان نالائق تھے ہیں۔ ہاتھی میں جزو بخفاہی اس

لیکن پھر وہ سوچنے لگا بہتر ہو گئی۔ اس طرف اسے شرمندہ توہہ پوچھتا تھا،

یہ کلپ تھی جو اسی طرف تھی۔ اسی طرف اسے ٹھوپھو کیا تھا۔

چھپلی راست کا داعر یا دا تھا ایک نیک ہو گیا۔

چھپلی راست کا داعر یا دا تھا ایک نیک ہو گیا۔

چھپلی راست کا داعر یا دا تھا ایک نیک ہو گیا۔

آپ جید کی کوشی بالکل ہی آٹوٹ ہو گئی اور اس نے پل

کرائی گردن فریبی کی کوڑتے اسے ازاد کیا۔ لیکن وہ بھاگ نہیں

کھانیوں کو فریبی نے اس کی کلاف پکیلی تھی۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

کھانیوں کو فریبی نے توہہ کے کھانیوں کی خوبی کا داعر ہوا۔

بڑی تسلیم آئیز محکم سہوئی۔  
کپول .. کیا بات ہے؟ داکٹر نے پوچھا۔  
کس نے کپشن حیدر پارک لے کا تھا؟ مذکور نے توئی ہجومی  
کمر کی طرف اشارہ کر کے کہا: "دہ بچ ٹیاں کیں گوئی ایک درسے  
آدمی کی ٹانگ میں بھی؟"  
کمپشن ہکاں ہے؟  
اے اس کا جیف اپنے ساتھ ملے گیا؟  
اچھا .. جیلو، جلدی کرو۔  
انتہی میں امریکی سفارت خانے کے ایک انہر نے ہائکرو  
فن پر اسلام دی کر معزز مہماں اپنی بلگرڈ پر بیٹھ گائیں ...  
پرنسپس نہیں چاہتی کہ خود کی کاروائی سے قبل کوئی باہر جائے۔  
بھروسے بھی ...  
وگ اور ادا کر سریں پر مجھے لگے تھے ادویاں میں مختلف  
قسم کی بیلی آزاریں کوئی رہی تھیں۔ کچھ عورتیں جو نہیں میں پر جو عورتیں  
اب بھی قہقہے لگا رہی تھیں۔  
یہاں غیر ناخطرے سے فانی نہیں وہ داکٹر مُس پاڑل  
طرف دیکھتا ہوا آہستہ سے لوٹا۔  
"تو پھر نکلنے کیا صورت ہو گی؟" دوڑی نے پوچھا۔  
ڈاکٹر مُس نے بھیج دیا تھا: "جھوپر بھی  
نازکی کی ایسا تھا۔"  
مکیا؟ دوڑی اچھل پڑی۔  
"ہاں! باختم میں شادا دلیلیں دلپسی کا منتظر تھا؟"  
لیکن فائز کیا کہس نے؟  
"میں غوام بھین ہوں اور پھر تم کہتی ہو کہ اس سرخ زبان  
پر بھی فائز کیا ملتا بیکن گوئی نہ اس کے لیے اور نہ میرے میں ایک  
تھی لاشن پر سوچتے کے لیے مجھوں ہو گیا ہوں؟"  
دز ڈینی پر سوچتے کے لیے مجھوں ہو گیا ہوں؟  
وہ شویش، میز نظلوں سے ڈاکٹر مُس  
کے چہرے کی طرف دکھری تھی۔

"میں کب کہتی ہوں؟"  
 "تو پھر مجھے سے عشق ہو گیا ہے"  
 "بوجانے والے دوڑی چیزیں بے پرواٹی سے کہا۔  
 "نہیں یوں نہیں، تم بھی کہو کہ تمیں مجھے عشق ہو گیا ہے"  
 "تم کھلندے ہے دوڑی، میرا غماڑی نہ اڑاو"  
 اپاکم داہمی طرف کی کھوکھی کا شیشہ رُٹ کر فرش پر گلا...  
 حیدر چونکہ کرایک طرف ہو گی اور اسی اضطراری حرکت نے اس کی  
 جان بچانی کیوں کر شیشہ تو منے کے ساتھی ایک فناڑہ خدا تھا۔  
 حیدر نے خود کو کرگی سے گراوادا خاتپر ایک منگلاہ سار پا ہو گیا  
 ہال میں کسی نہ کسی کے گول صدر گل بھی کچھ لوک دوڑر حیدر کی طرف  
 آئے اور اس نے کھڑکی کی طرف اشارہ کر دیا۔  
 معدنی نہ کھر کی جانب رہی تھی۔  
 حیدر لوگوں کو تباہ اخاکر کس طرح شیشہ توڑ کر دسری طرف  
 سے کسی نے فراز کیا تھا۔  
 اپاکم اس کی نظر فریبی پر پڑی بوجھ میں کھڑا اس بہت  
 غور سے دیکھ رہا تھا جیسے دو ڈن کی نظلوں میں فردی کے  
 ہونٹوں پر ٹھیک سی شکراہست نہوار نہیں۔  
 دزدی بھی فردی کی کوہیرت سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس وقت  
 اسے بہت پورا مholm ہوا تھا۔ یعنی فریبی کی طرف بڑھا۔  
 "خواہ بات نہیں، فریبی اہمتر سے بولا۔" وہ پالیں ہو گیا ہے۔  
 "کون...؟"  
 "گرگیتی... اس نے پہلے فائزہ داکٹر ٹھہر میں پر کیں اتنا سگروہ  
 بھی گیا؟"  
 "ڈاکٹر کہاں تھا؟"  
 "باغ میں"  
 "میں اگر شی پکوں یا گیا"  
 "تمہیں...؟"

اوائیں دردیں کیں۔ مگر کسی کی تھکنی سے دھاٹنے پر بھی اس کی پیشانی نہیں کی۔ ابھی اللہ کو مدد درے دھکن پر بھی۔ لیکن درد میں تھا پھر اپنے پیشانی نہیں کی۔ دھکن سارے اڑاں لگا۔ مگر اس کا تھا خاصیت ہے۔ سونپنا کا خسارہ تھا پھر وہ یک بیک پلیل کو کھڑا رہ گی۔ اس کا کچھ وہ پڑھا جیسا کہ۔ لہ دھماکا اور اس کی تھکن میں آنسو نہیں تھے۔ ”ارداؤں کا گاہ دھرنا فرائی تھوڑی بھی سچیا ہے۔ میں فریبی کو مار داؤں کا گاہ۔“

”درسر سے لمحے میں دھیست تیری سے اپنے دلائشی کر کے کی طرف جاتا تھا۔ اس نے دون گھری کے نہیں دلائیں کیے۔“

”میتو۔ میں گئی بول را بھل میں گئی۔۔۔ مجھے ایک ریوال رہا۔۔۔ باقاعدہ ملاشی سے پہلے میں نے اپنا سامان حداں کر دیا تھا۔۔۔ مجھے ایک ریوانہ پہلے ہے۔۔۔ سمجھے۔۔۔ پول۔۔۔ بجاب کیوں نہیں دیتے؟“

”یہاں حادثت ہے۔ درسری طرف سے آواز آئی۔“ تم کی وجہ لگدی ہے۔ بھر خوار اب اس طرح یہاں فون مت کرنا۔ جب مجھے خودست ہو گی تم سے کسی شکری طرح رابطہ قائم کروں گا؟“

ادھر پھر اس کے بعد بھی درسری طرف سے سلسہ مقطلع کر دیا گیا۔

گرئی نے رسید بند پتھر نہیں ایک کیرہ سی گائی دی اور فون کو رکھ کر اپنے جانداری اچھا سود کے پتھر۔ سب سے پہلے جھوک سے ہی منتشر ہا۔۔۔ سیکھ ہے، تیر کی ہی بذلت سونپنا کیا جان گئی۔۔۔ اچھا تو آئے گی رات تھری اُختری رات ہو گی۔“

ڈیکن والیں امریکن خانات خانے کی طرف سے کاک تیل پارالی دی گئی تھی۔ جس کے ساتھ اور درود سے پرولگم بھی تھے۔ حیدر اس موڑ پر بچھے نہیں رہا تھا اور ڈاکٹر ہشمند سن اسے مکونڈ کرتا تھا بھی مزدوجہ پستا کیوں نہ اس کے اندر فریدی کے نام ہبہ اور راست دعوت نامی اٹے تھے۔

لیکن فریدی ڈیکن والیں موجود نہیں تھا۔

ڈاکٹر ہشمند کے ساتھ دو نوں لوگیاں آئی تھیں اور حیدر اپنے نیرسوٹ میں پڑا اسارت لگ گئا تھا لیکن وہ اپنی پا تو چوپیا ساتھ میں الیکرا۔

رقص میں وہ باری باری سے دو نوں لوگوں کو ہم قص بتانا۔ مذکور کیا اس تقریب کی شمزادی تھی۔ شہر کے سینکڑوں آدمیوں کا خاص سے رقص کی دعویٰ خواست کی تھیں وہ حیدر کے علاوہ اور کسی کے ساتھ نہیں تھا۔

کافیں

اس کی آزادی سے بچنے رہی ہو۔

ڈاکٹر ہمس بڑی تیرتاری سے اپنی کاربر کے بازی کی طرف پی جاتا تھا اور اسے اس بات کا بھی احساس تھا کہ ایک تیرتار مورثا نہیں اس کا تاقاب کرتی ہے۔ ایک بار دنیوں نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا تھا ایک دن ڈاکٹر ہمس کے طبلے ان میں ذائقہ بار بار بھی فرقہ محکمہ نہیں کیا۔ برلے کا فراہم کھلا

ہوا تھا۔ وہ ایک کار اندیش ہوا پولہ لایا۔ اسے بھی دیکھنا تھا کہ کار کا تاقب کرنے والا کون ہے؟ وہ کار اسی وقت ایک نامہ دادگری سنا تھا جو مقصود اندازیں پہلیں بھکتا تھی۔ ایسا معلوم ہوا تھا جیسے اذل سے اب تک سنتا کیا ہے

فرمیں پڑے گا۔ اپنے میں سیل سیت میرے ساختہ چیزوں کے گے۔ تم جانتے ہو، میں کون ہوں؟ اس ادمی نے بُو کر کہا۔ زیادہ سے زیادہ کہی مشرکے مالے ہو گے۔ اور کسی بھی فرمی لکڑا کر کر بولا۔ اچھے میں تھیں بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ اس نے فون کی طرف امداد بھاتے ہوئے کہا۔

فرمی نہیں پڑھا جو اور اس کے باختہ پر سیدھا ہوا۔ خود کو میری حرست میں تصور کرو؟ فرمی نے اس اخازیں کس سے بہت دنوں سے طاقت ہوئے پر کسی کی خیرت دیکھ لی۔

تمہوش میں ہو یا نہیں؟ وہ ادمی کچ کر بولا۔ میں نظر پر رکھا جو اور میں بیرے کے باختہ پر سیدھا ہوا۔ خدا ہو گیا لیکن اس کے سامنے بھا جاؤ اکدمی بستور ہیمارہ۔

یہ شہر کا ایک اسرار یاد رکھتا۔ کرکے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔

دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا اس کاٹکیں کیا۔

فیر نے کریں کی طرف اشارہ کیا اور فرمی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

کر کے پہنچے کر کے دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسی دنیا کی اس کاٹکیں کیا۔ اس کاٹکیں کیا۔

لے جا رہے تھے۔

قبل اس کے ڈاکٹر ہمس کوئی فیصلہ کرتا۔ کافر فرمے بھرتی مجھی دُر دکھل گئی۔

پھر تقریب تین چار منٹ تک وہ دہیں سینے کے بن زین پر پڑا۔

آہستہ آہستہ تاریخ کا غبار جھپٹا جاما تھا اور تارے اس طرح

جھلما رہے تھے، جیسے کہ نیشاں سا بچے مخصوص اندازیں پہلیں بھکتا

ہے اور اس پھر بھی اخاہ سنا تھا اور بھکنگریوں کی جھانیں جانیں

لٹھا تھیں۔

ہنس کچھ دیر تک تو زہن ہی پھر پھر ہوا بُجھ رہا پھر سیدھا

کھو رکھا۔ پھر دو دن خوف نہہ لکیاں اب بھی کارہی میں تھیں

اور ایک دوسری سے اس طرح پھر بھوئی تھیں چیزیں چیزیں پھر اپنے نے

ساختہ ہی بیٹھے اور نہ کامیابی کر لیا۔

دہ زمین ہی پر پڑے پڑے پھاٹک کی چاہ پر رنگنے لگا۔

خود ہی دیر پہنچے گئے جو کھڑک اور اسی سنا تھے دینے لیں، جیسے

بھر کچھ لگا۔ ایک دوسرے سے گھٹ گئے ہوں۔ ڈاکٹر ہمس پھاٹک نہ

رینگ آیا۔

سائنسی سڑک پر اسے دو ادمی تاروں کی چھاؤں میں لڑتے

دھکائی دیے۔ وہ ایک دوسرا سے پر گھونٹے گئے اور اسے تھا۔ ان میں

کی کوشش کرتا۔ دوسرا اس پر اس بھری طرف جملہ تراک اسے رک کر

پٹاہی پڑتا تھا۔

”دہلیش..“ ڈاکٹر ہمس نے آہستہ سے پھاٹکن لڑنے والوں

کے ستر سے بھی کس آوارہ بھی نہ لکھی۔

زولیہ..“ ڈاکٹر ہمس نے پھر کاڑا۔

مگر لٹونے والے بستدریڑتے رہے اور ان کی طرف سے

کوئی جواب نہ ملا۔ اس بارہ ہمس کی جھلما جھٹ بھر گئی لیکن وہ کچھ

بولنا شہیں۔

اچھاک ایک کاراکار ان لڑنے والوں کے قریب رک گئی

اس کی سیڑی لامسی کی روشنی کی طرف پر کھڑک رک پوچا۔

لیکن اپنے نے میں ہوا تھا اس کے اخواں۔

”میں اپنے کے سوتلات کا جزا بھی کیوں دوسرا؟“ اس نے جھلما

بھوئی تھے میں کہا۔

”اس سے یہ..! فرمی اس کے سامنے اپنا ملا تھا کارڈ

رکھتا ہوں گا۔

اس نے کاڑ کو خور سے دیکھا اور پھر فرمی کوئی نہ فروں سے

نہ حصہ لے سائے نظر آئے جو گرے ہوئے اور کارکی طرف

کاں میں اس کی آزادی سے بچنے رہی ہو۔

ڈاکٹر ہمس بڑی تیرتاری سے اپنی کاربر کے بازی کی طرف

پی جاتا تھا اور اسے اس بات کا بھی احساس تھا کہ ایک تیرتار

مورثا نہیں اس کا تاقاب کرتی ہے۔ ایک بار دنیوں نے بھی

اس کی طرف اشارہ کیا تھا ایک دن ڈاکٹر ہمس کے طبلے

میں ذائقہ بار بار بھی فرقہ محکمہ نہیں کیا۔ برلے کا پھاٹک

خدا۔

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ ان سیل سیت میرے ساختہ چیزوں کے گے۔“

”تم جانتے ہو، میں کون ہوں؟“ اس ادمی نے بُو کر کہا۔

”زیادہ سے زیادہ کہی مشرکے مالے ہو گے۔ اور کسی بھی

فرمی لکڑا کر کر بولا۔“

”تم جانتے ہو، میں کون ہوں؟“ اس ادمی نے بُو کر کہا۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”اہ، خیرت اسی میں ہے کہ جو کچھ کہوں گا، کہے جاؤ گا۔“

”میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔“

”اچھا تو پیدا فرمی جیسے ہے۔“

”بلکہ پر دنیا کی طرف دیکھو کہ بلند کاواز میں کہا؟“ دہن اندرا جاؤ۔

”دوسرا سے ہی لئے میں سار جنت دیش ایک ادمی کے سامنے اے۔“

”ارے میں دیکھوں گا۔“

”اس کے سامنے اپنا ملا تھا کارڈ رکھتا ہوں گا۔“

”کوئی جواب نہ ملا۔ اس بارہ ہمس کی جھلما جھٹ بھر گئی لیکن وہ کچھ

بولنا شہیں۔

اچھاک ایک کاراکار ان لڑنے والوں کے قریب رک گئی

اس کی سیڑی لامسی کی روشنی کی طرف پر کھڑک رک پوچا۔

”لیکن اپنے نے میں ہوا تھا اس کے اخواں۔“

”میں اپنے کے سوتلات کا جزا بھی کیوں دوسرا؟“ اس نے جھلما

بھوئی تھے میں کہا۔

”اس سے یہ..! فرمی اس کے سامنے اپنا ملا تھا کارڈ

رکھتا ہوں گا۔“

اس نے کاڑ کو خور سے دیکھا اور پھر فرمی کوئی نہ فروں سے

نہ حصہ لے سائے نظر آئے جو گرے ہوئے اور کارکی طرف

کاں میں اس کی آزادی سے بچنے رہی ہو۔

ڈاکٹر ہمس بڑی تیرتاری سے اپنی کاربر کے بازی کی طرف

پی جاتا تھا اور اسے اس بات کا بھی احساس تھا کہ ایک تیرتار

مورثا نہیں اس کا تاقاب کرتی ہے۔ ایک بار دنیوں نے بھی

اس کی طرف اشارہ کیا تھا ایک دن ڈاکٹر ہمس کے طبلے

میں ذائقہ بار بار بھی فرقہ محکمہ نہیں کیا۔ برلے کا پھاٹک

خدا۔ وہ ایک کار اندیش ہوا پولہ لایا۔

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ ان سیل سیت میرے ساختہ چیزوں کے گے۔“

”تم جانتے ہو، میں کون ہوں؟“ اس ادمی نے بُو کر کہا۔

”زیادہ سے زیادہ کہی مشرکے مالے ہو گے۔ اور کسی بھی

فرمی لکڑا کر کر بولا۔“

”تم جانتے ہو، میں کون ہوں؟“ اس ادمی نے بُو کر کہا۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔

”تم مجھ کی سیت اس پر مجھ نہیں کر سکتے؟“ اس نے فرمی

سے کہا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ تم سرما اپنی سے عزم پر سرور ہو چاہا ہے۔“

”جی ان..“ اس کی اپنے تھیں دیکھنے کے لئے بھر کر کے

فروں اس پر جھک پڑے۔ اسے قابو کرنے میں زیادہ

لے جا رہے تھے۔

”آپ یہ سب کیوں دریافت کر رہے ہیں؟“

”اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔“

لیکن اس کی صورت میں کہا جاتا ہے۔

”آپ دکھل رہے ہیں،“ وہ جھاڑ کر شرم کی طرف پہنچا۔

”تجھک جھوٹے بُلا۔“ شاید اسے پہنچے ہی سے خبر دکر دیا گی تھا۔



حیدر کی بات پر دھیان پیے بغیر بولی۔

"ڈاکٹر، ہمیں اسی نے ہم دونوں پر گولی ہے جلائی ہوئی ہے جید بولا۔

"شیش ایسی کوئی دو جسم بھی نہیں آتی؟"

"پھر تم پر گولی کرنے والا سکتا ہے اور ہم سارے ہی ساتھ مجبور

ہیں۔ ہم دونوں کا ڈاکٹر کون ہو سکتا ہے؟"

"جلا برلنیہ تھا جو اٹھنے کیوں ہو سکتا ہے؟ ڈاکٹر جید

کو تیر نظردار سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"تم تھوڑی دیر کے لیے یہاں سے پلی جاؤ۔ جید نے روزی

سے ہماڑی میں ڈاکٹر کو تناچا ہاں ہوں گے میرا ڈاکٹر کیوں ہو سکتے؟"

"بگاس مت کرو۔ دزدی نے کہا۔

"اچھا تو میں تمہارے سامنے ہی بتانا ہوں۔ شاید روشنی کو تم

سے دلچسپی کے لیے قدم میں ول پسپی لینے شروع کر دی ہے لہذا اس کا بھروسہ اٹھنا لازمی ہے اور ہم کو ڈاکٹر بھی مجھے

پسند کرتے ہیں اس لیے وہ ان کا ہمیں ڈاکٹر ہو گیا ہے۔

"بگوس؟ ڈاکٹر فراسٹ نہیں نہ کرلا۔

"بیوں کام نہیں چلے گا، ڈاکٹر۔" حیدر نے پیچ کرنے والے

لہجے میں کہا۔ یہ بگوس نہیں ہے کہ تیر دزدی کو پسند کرنے لگا ہوں:

"فضل باتیں مت کرو؛ دزدی بھروسہ کریں۔" حیدر چل دیکھ کر نہیں ہوئی۔

"ارے تیر بھی فضول کہر دی ہو... یعنی...؟"

"میں سنبھالی سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر ہمیں

تیر لہیں ہوں۔

"میں پیر سنبھالیں ہوں؟

"تم بھی بیان کو ہمایا غائب ہو گئے تھے؟"

"غائب قریب تر تھے تھے ڈاکٹر؟"

"ادوے میں... باعث میں بھاگا۔ اور یہی تازہ ہمایا

چاہتے تھے؟"

"اگری یہ کہوں کو تم نے میں مجھ پر گولی چلانی تھی؟"

"میں کیوں چلاتا تھا ڈاکٹر ہمیں سے ٹھوکر نہیں کردا۔

"گریٹیش..."

"گریٹیش... ڈاکٹر کی شخصیت سے بچیں گئیں یہاں پر

محبوبہ کی مت یاد آگئی تھی؟"

"میں بالکل نہیں سمجھا۔"

"وہ فروہی سنبھال کر لو لا۔" گریٹیش کیا کہا ہے؟

"گریٹیش دبی بلادے ہے جس نے راجو کا خاتمہ رکھا یا تھا؟"

"کون راجو... میں کسی راجو کو نہیں جانتا۔"

"خوب۔" فریڈی تلخ نہایاں مسکرا یا۔ شامِ تم ان میوں سے

میرا چیف محج سے زیادہ فیکٹری پر نہیں تھا۔ جسے کے بعد وہ مجھے اپنے

سامنے کھٹکے لی اور کچھ اس قریب تھا۔ اس قریب کی وجہ سے یہ تشریخ

ہوتا تھا کہ وہ جلد تھماری ہی ایسا پر گھٹا تھا۔"

"سراسر فلٹ ہے۔ بھلائیں تیر پر اس طرح یہوں حمل کرنے

لگا۔ اگر تھیں ختم ای کرنا ہم تا تو روزی کے ذریعے تھیں نہیں دلو۔

دیتا۔ سمجھئے؟"

..... پھر وہ جہاں تھا وہیں پچکار گر گیا۔  
اس کے پڑھنے کی اجازت نہیں تھی اسی میں صوفی کی اور  
سے نکلا اس نے پنچلے سے ناک دیا گئی تھی۔

پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ بے ہوش فریڈی کو گھستیتا ہوا  
کرے سے باہر لے جاتا تھا۔ اس نے اُسے لہاری میں ڈال دیا اور  
کرے کا دعاوار بند کرنے لگا۔

اس وقت اس کے چہرے پر ٹکاک درندگی نظر آئی تھی۔  
اس کے خود خالی ہب بل کر رہا تھے تھے۔ شاید اس وقت اس  
کے ساتھی بھی اُسے مشکل ہی سے پہنچا کر رکھتا۔  
دروازہ بند کر کے وہ فریڈی کی طرف مُراد اُب اس کے  
اتھمیں ایک بُرا سماپتا تھا۔

مکان میں ریگی اور روزی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔  
اس کے باوجود بھی حیدر کو ان پر قابو پانے میں کافی دشواریوں کا  
سامنا کرنا پڑا۔

یہیں کسی نہ کسی طرح اس نے اپنی ایک کرے میں بند  
ہی کر دی اور خود بہر کی تھہراہا۔ اُسے تو قلی فریڈی ڈاکٹر سے  
بنا ہو گا۔

"ڈارنگ کیا ہو گیا ہے تھیں؟" روزی نے منتقی ہرمنی آواز  
میں کہا۔

"کبھی نہ کسی زبان میں ڈارنگ کو ہے کوئی کہتے ہوں گے؟"  
حیدر بولتا۔

"اُبھی میں ناقہ ہی تھی۔ تم نے کہا تھا کہ تمہاری روح ناق  
رہی ہے؟"

"اب تین خود ناق رہا جوں الد حبب میں ناچتا ہوں تو یہی  
روح بھک، نئے نئے ہے؟"

ریگی چیخ چیخ کر حیدر کا گایاں دے رہی تھی۔  
"یہ زندگی کی تائیں کر کیے ہیں" ہے جید رکار کر بولتا۔

"ادوے... چپ ہو گا جو... ریگی" روزی کے دلی کو داشتا۔  
"چلے دو فریڈی یہ حیدر بولا۔ اس کی اولاد میں بُری کیش تھے۔"  
تو کھول دوانہ روزی نے دو شے والی دواری کی۔  
"صہر ہاڑو... دو والد صاحب سے پوچھوں" ہمیں دلو۔

پھر اس نے دواراں اور کھوکھوں کا جائزہ دیا جب تھیں  
ہو گیا کہ وہ دو نوں کسی طرح بھی باہر نہ کیں گی تو وہ اس کے

"اُسی بھی صحیح ہے؟" ڈاکٹر ہمیں پر سکون لیجے میں بولا۔  
"اوہ بھی صحیح ہے کہ وہ میاں صوفت لکھی کے خول ہیں ہے؟"  
کی مطلب؟

"اپنے اٹھا پڑا خالوں اکثر فریڈی نے سخت لیجے میں کہا۔  
میں بلا جو اپنے ہاتوں کو تکلیف نہیں دیتا ہے اُسی میں روزی سے  
بے پرداشی سے کہا۔ بھیج چاہو۔ میں آج تھیں بولا۔ میں کہاں پنڈوں  
گا۔ روزی... ریگی سے کہو کہاں تیار کرے؟

روزی جانے کے لیے تھی۔  
مشہروں... فریڈی بولا؟ اس کرے سے اسہر جانے الپی  
موت کو درجت فی کامہ  
روزی رُک لئی۔

"کیا تم سچی سنبھالیے ہو؟" ڈاکٹر نے سیرت خالہ کی۔

"اُن میں ایسی صورت میں ہے کہ ڈاکٹر کو اپنے اچھے دنیا کے  
ساتھی شے کا یہ چھوٹا سا گولہ دیوار سے خوار چاہا۔ ہمیں سے ایک  
ڈاکٹر نہ لاش؟"

اپاٹک ڈاکٹر ہمیں صوفت سے اچھل کر گرپا۔  
ساتھی کی شے کا یہ چھوٹا سا گولہ دیوار سے خوار چاہا۔ ہمیں سے ایک  
ڈاکٹر نہ لاش کو اچھا جھوپ جھوپ کر ملکہ دیکھانے لگا۔

اوہ روزنے پر ڈاکٹر ہمیں کچھ بھروسہ کر دیکھ کر نہیں ہے  
اُس کے ساتھی کو اپنے اچھے دنیا کے ساتھی کا بھروسہ کر دیکھ کر نہیں ہے۔

میں پیر سنبھالیں ہوں؟" ڈاکٹر کی شخصیت سے بچیں گئیں یہاں پر  
محبوبہ کی مت یاد آگئی تھی؟

"میں بالکل نہیں سمجھا۔" گریٹیش کیا کہا ہے؟

وہ فروہی سنبھال کر لو لا۔" گریٹیش کی وجہ سے یہ تشریخ

سراسر فلٹ ہے۔ بھلائیں تیر پر اس طرح یہوں حمل کرنے  
لگا۔ اگر تھیں ختم ای کرنا ہم تا تو روزی کے ذریعے تھیں نہیں دلو۔

دیتا۔ سمجھئے؟"

گھوشنہ اس کی ناک پر جوڑ دیا۔ پہن اچھل کر گئی دش دُور جا پڑا۔ وہ  
چاقو کے قریب ہی گرا ہتا۔ اس نے لیٹے ہی لیٹے پھسل کر چاقو کا دمہ  
پکڑ لیا اور قبل اس کے گرفتاری اس نکل پہنچتا وہ تن کر کھڑا ہو گی۔  
اس کے چہرے پر خون ہی خون بخنا۔

اُس پر اس نے بڑی بے بُگری سے چال کیا لیکن یہ جلد بھی  
نامام رہا۔ فریبی اُسے گدید کی طرح ادھر سے اوہ جڑا جالی رہا تھا۔  
اوہ تجید پاکیوں کی طرح تپتھے لگا رہا تھا۔ نجاتی گیوں اس

وقت اس پر اذیت پسندی کا بھرت سوار ہو گی تھا۔ وہ ان دونوں  
لاکیوں کو رے سے نکال لایا۔ دونوں نے پہن کوں حال میں  
دیکھ کر پاکیوں کی طرح چیننا شروع کر دیا۔ فریبی گھوشنہ ...  
نچپڑوں اور بٹوں سے اس کی مرمت کر رہا تھا۔

حیدی نے دونوں لاکیوں کے سر والی شروع کر دیے۔ ایسا  
معلوم ہوا تھا جیسے وہ کچھ بچا پھل ہو گی۔ ہر چند کچھ بھی بچا کر  
گھر سے نوٹا تھا۔ اس لیے اس کی شکلوں میں ذہن پر جسمی دلکش  
ہیں۔ نظر اگر بھی تھی اور ان کے چینیوں اور لگاؤؤں لے کا انداز آسے زیادہ  
سے زیادہ غلوب پا جا رہا تھا۔

"یہ کیا ہے عوْنگدھے؟" اُسے فریبی کی گرج سنائی دی۔

حیدی نے دونوں کی گذیں چھوڑ دیں اور اپنے پانچابولڑا اپنا  
حساب بے باق کر رہا تھا۔

اس نے ڈاکٹر مُس کو دیکھا جو فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔  
حیدی دبایہ لاکیوں کی طرف بُجھا تھا کہ فریبی میں دریان  
میں آگیا۔

"تمہاری جمایا تی سہن کہاں گئی؟" اُس نے ہش کر پوچھا۔

"چل دیں۔ کوہ فریبی نے مجھے اک طرف ہڈا۔

وہ عجیب نظروں سے بے ہوش مجرم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

لیکن راہبی میں اسے وہ منظور کھائی دیا جس نے اس کی  
رگوں کا خون تمجد کر دیا۔ فریبی فرش پر بے ہوس درجت پر احتا اور  
ڈاکٹر مُس غائب اسی لیے اس پر بُجھ کر رہا تھا کہ اس کی گودن  
پر بُجھ پہنچ رہے۔

"خُدرا۔" یہ حیدی دونوں ہاتھوں پر جھٹا جھٹا جھیٹا۔ بُجھا اسی میں وہ  
یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس کے کوٹ کی اندر ورنی جیب میں پستول  
بُجھ دے۔

ڈاکٹر مُس بُجھ کے کا دستہ متحی میں بُجھے ہوئے دیوار اور  
حیدی کی طرف بھٹپٹا اور بچا اگر حیدی دونوں ہاتھوں سے اس کا کام اہم  
ہاتھ سے پڑ لیتا تو پاکیوں کا پھل اس کے سینے میں اتر گیا تھا۔

مُس اس سے زیادہ طاقت کو رکھا لیکن شاید اس وقت  
حیدی کی ماری طاقت اُس کے ہاتھوں میں بھٹخ آئی تھی۔ مُس  
اپنا دہنہ اپنے کسی طرف نہ بھج سکا بلکہ اس نے حیدی کو جلد اپنے  
گرد دیا۔ اس کا ہاتھ آب بھی حیدی کی گرفت میں تھا۔

مگر اسکے بعد حیدی کی طاقت جواب و قی جاری تھی اور سارے  
ہی اس کے ہاتھوں بیڑا کلر مُس کا دامہ بُجھتا جا رہا تھا۔ پاکیوں کی  
ٹوک آہستہ آہستہ حیدی کی گردن کی طرف بُجھ کر بی بھی۔

اچانک فریبی نے کراہ کر کروٹ لی اور پھر لاکھلا کر آٹھ بیٹھا۔  
اس نے ڈاکٹر مُس اور حیدی کو بھیجا لیکن اس کی سمجھیں نہیں آیا۔  
یہ کیا ہو رہا ہے؟ اسے اپنا سارا گیب پھر سامنے ہو رہا تھا جس کے  
بو جھ سے گردن دُکھنے لگی۔

لیکن اس کی گفتگو کے زانہ ہوتے میں دیوبھیں لگی۔ پہن  
شیں وہ کہیں لگیں تھیں جو سرتیں الاشر قدمی لیکن اس کا اثر زانہ ہونے  
میں بھی زیادہ دیر نہیں لکھنے تھی۔

فریبی کا ذمہ سچنے کے سچنے کے قابل ہو گیا تھا۔  
وہ بے تماشا ان کی طرف دوڑا۔

اس وقت پاکیوں کی نیک حیدی کے سینے سے صرف ایک ایج  
کے ناصھے پر تھی۔

فریبی نے دونوں ہاتھوں سے ڈاکٹر کی گردن دبوچ کر کے  
ایک جھٹکے کے سامنے کھڑا کر دیا۔ چاقو اب بھی مُس کے ہاتھ میں تھا۔  
اس نے بُجھ تیزی سے باتھ تکھیا لیکن آئی دیوبھیں فریبی اسے کری  
لاؤ کر سچے چھکا تھا۔

مُس نے اسی کو شش کی کوشش کی اور اس پار فریبی کی ٹھوکر  
اس کی ٹھوکی کی پڑھی کی پچاوس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

ڈاکٹر نے گریمان پکر گرم اسے فرش سے اٹھایا اور بُجھ رکی۔

